

النور الخیر

از قلم عینہ نونہ الفہرہ

التوابین "

از قلم - ع ن ا

رات کے تیسرے پہر جہاں ساری دنیا خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی وہیں ایک وجود سجدے میں گرا اپنے رب سے مناجات میں مشغول تھا۔ اس کا ہچکولے کھاتا وجود اس کی شدید گریہ وزاری کا اعلان کر رہا تھا۔ نہ جانے کیسی تڑپ، کیسی طلب تھی جو اسے اتنی تکلیف دے رہی تھی کہ سسکیاں ہچکیوں میں اور اب ہچکیاں رونے میں تبدیل ہو رہی تھی، اس کا کمرہ گواہ تھا کہ اس کا مکین آج پھر بچوں کی طرح تڑپ تڑپ کر روتا ہوا اپنے رب کو منانے میں لگا ہوا ہے۔ آج پھر اس کمرے کی ایک ایک چیز اپنے مکین کے غم میں آنسو بہا رہی تھی۔ اور یہ تو روزانہ کا معمول تھا اور نہ جانے کب تک ایسا ہی

رہنا تھا۔ اس کے درد اور تڑپ کا اختتام کب ہونا تھا۔ اس کی توبہ پر کب مہر لگنی تھی، کچھ بھی تو طے نہیں تھا۔ دن کے اجالے میں شیروں کی طرح جینے والی رات کے اندھیرے میں کسی زخمی پرندے کی طرح تڑپتا رہا تھا۔

تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا اور ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں اترتا وہ کسی کو بھی دیکھے بغیر نکلتا چلا گیا، پیچھے بیٹھے نفوس اس کی بے گانگی پر تڑپ کر رہ گئے، مگر اسے کب پرواہ تھی۔

مما، پاپا بھائی جا چکے ہیں آپ لوگ ناشتہ کر لیں، آپ لوگ اپنی میڈیسن کا ٹائم اگنور نہیں کر سکتے۔ ردا کی آواز پر دونوں نے دروازے سے نظر ہٹا کر سامنے ٹیبل پر سجے ناشتے کی طرف دیکھا جو ان لوگوں کی غفلت کی وجہ سے آج بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا اور ان لوگوں نے پھر ویسا ہی اس ٹھنڈے ناشتے کو حلق سے اتلرا، عرصہ ہو گیا تھا زندگی کی نعمتوں کی لذت محسوس کرتے ہوئے اور اب تو شاید یہ لوگ اس زندگی کے عادی ہو چکے تھے۔

ناشتہ کے بعد ردا نے دونوں کو دوائیاں دیں اور ان کی وہیل چیئر کو گھسیٹتی باہر لان میں لے آئی، اتنے بڑے گھر میں چار نفوس کی موجودگی بھی کوئی ہلچل پیدا نہیں کرتی

تھی۔ گھر کی اداسیاں اس کی آنکھیں نم کر گئی تھیں۔ استغفار کا ورد کرتے وہ تینوں نہ جانے اپنے کس کس گناہ کو رو رہے تھے۔

کتنا بے وقوف ہے انسان اپنا قیمتی وقت ایسے گناہ میں لگا رہا ہے جس کی بے سکونی اتنی شدید ہوتی ہے کہ وہ پاگل ہونے لگتا ہے، اور پچھتاوا اسے اتنا بے چین رکھتا ہے کہ اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔

سر آپ کو اس میٹنگ کے لیے ممبئی جانا ہوگا، سیکریٹری کے کہنے پر اس نے محض سر بلانے پر اکتفا کیا۔ اس کا مطلب وہ یہ بات پہلے سے ہی جانتا تھا۔

بلنگ کروا دوں سر؟ اس بار بھی اس نے سامان الٹ پلٹ کرتے ہوئے بس سر بلایا۔ سیکریٹری نے اپنے بارعب مگر حد سے زیادہ خاموشی سے دیکھا۔

سر یہ آپ کے پورے ہفتے کا شیڈول، سیکریٹری نے ایک چارٹ اس کی ٹیبل پر رکھا، اس نے دوسرا کام چھوڑ کر چارٹ پر نظر دوڑائی، ممبئی میں ایک ہفتہ کے قیام میں اسے جتنے امور انجام دینے تھے سارے اس میں درج تھے۔

سر آپ نے جو نیا اسٹاف ارتج کروایا ہے اس کے لیے پندرہ لوگ آئے ہیں، آپ ان سب سے مل لیجیے ایک بار، ایک بار پھر خاموشی میں سیکریٹری کی ہی آواز گونجی۔
تم نے سب کا بایوڈیٹا دیکھ لیا؟ چارٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے سوال پوچھا۔
جی سر! اور سب ویلے ہی ہیں جیسے آپ نے ڈانڈ کیے تھے۔

اوکے، سب کو ان کی سیٹ دے دو۔

اوکے سر! سیکریٹری اس کے حکم کی بجا آوری کرتا کیبن سے باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی اس نے اپنی ٹیبل کے مخصوص ڈراور سے کوئی فریم نکالا اور اس میں موجود تصویر کو اس وقت تک دیکھا جب تک اس کی آنکھیں سیراب ہو کر نم نہ ہو گئیں۔

اللہ! حد سے بڑھتی تکلیف میں ایک یہی نام اس کے درد میں کمی لاتا تھا۔ فریم کو اس کی جگہ پر رکھ کر خود کو کمپوز کیا اور آفس کے راؤنڈ کے لیے نکل گیا۔ جانے سے پہلے یہاں بھی اسے تمام سیٹنگ کر کے جانی تھی۔

میم ایک سوال؟ کلاس میں موجود لڑکیوں میں سے ایک لڑکی نے کھڑے ہو کر سوال

کی اجازت چاہی۔

ہمم پوچھو بیٹا۔ اس نے مسکرا کر اجازت دی۔

میم عورتوں کو باہر نکلنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ بنا حجاب عورتیں باہر سیف کیوں نہیں ہیں؟ اور آپ اتنی پیک ہو کر آتی ہیں کہ آج تک تم لوگوں کو یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کس عمر کی ہیں۔ کیوں؟

بہت اچھا سوال ہے۔ پہلے یہ بتائے، کچھ توقف کے بعد اس نے کہا۔

"آپ نے کبھی ہیرے کو باہر کھلا کر کے ہاتھ میں لے جاتے ہوئے دیکھا ہے؟"

پوری کلاس پر ایک طائرانہ نظر ڈالے ہوئے اس نے سوال کیا۔

نہیں! سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا۔

کیوں؟!!!

کیونکہ میم "اگر وہ کھلا کر کے لے کر جائیں گے تو لوگوں کی نیت خراب ہوگی اور وہ

اسے پانے کی کوشش کریں گے، اور پھر جھگڑے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔" "اگلا

ہوا ہیرا فساد برپا کر سکتا ہے نا اسلیے کھول کر نہیں لے جاسکتے۔" سوال کرنے والی لڑکی

نے ہی جواب دیا۔

ایسا کیوں ہوگا؟ اس نے پھر سوال پوچھا اور اسے اس وقت تک سوال ہی کرنے تھے جب تک لڑکیاں خود ہی جواب کے قریب نہ پہنچ جاتیں، یہی اس کی پڑھانے کی خاصیت تھی۔

ہیرا بہت قیمتی ہوتا ہے میم، اس جواب پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

اور عورت؟ اس کے اس سوال پر پوری کلاس میں خاموشی چھا گئی۔ کسی نے بھی جواب نہیں دیا، اس نے مسکرا کر پوری کلاس کو دیکھا اور پھر خود ہی جواب دینے کا ارادہ کیا۔ سب کے چہروں سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ اب انہیں یہ بات بہت آسانی سے سمجھ میں آ جانے والی ہے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Classic Urdu Material

دنیا کے قیمتی جواہرات ملا دیے جائیں، عورت کے سامنے وہ ذرا بھی نہیں ہیں۔ "عورت اتنی قیمتی ہے، جس کا تعین انسان کی سوچ سے بھی پرے ہے۔" تو پھر عورت سر بازار ایسے کیسے گھوم سکتی ہے۔ اسے بلا وجہ باہر کیسے نکالا جاسکتا ہے؟

"اللہ نے عورت کو بناتے ہوئے فرشتوں سے بھی چھپایا، اور اسے اپنی قیمتی ترین مخلوق بنایا پھر اسے باپ، بھائی، شوہر، بیٹے جیسے پاڈی گارڈ دے کر اس کی حفاظت پر مامور کیا۔" تو اس کے قیمتی ہونے کا اندازہ لگائیں۔

جب کھل ہوا ایک ہیرا دنیا میں فساد برپا کر سکتا ہے تو عورت کا کھلا ہوا پھرنا کس قیامت کا پیش خیمہ ہوگا؟ بتائیں۔

"عورت اللہ کی سب سے قیمتی اور خوبصورت ترین مخلوق ہے، وہ مخلوق جسے خود اللہ نے

چھپنے کا حکم دیا کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے، وہ پہچان لی جائے کہ وہ اسلام کی

شہزادی ہے، اسے گھر سے صرف ضرورت کے تحت ہی نکلنے کا حکم ہے اور وہ بھی اپنے

باڈی گارڈز یعنی اپنے محرموں کے ساتھ اور اسے گھر میں ہی رہنے کا حکم ہے تاکہ شیطان

کو موقع نہ ملے کہ اس کے پیچھے لگ سکے۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب یہ مخلوق کھلے عام گھومے پھرے گی تو کیسا فساد ہوگا، اس کی مثال تو آپ کو ہر جگہ مل جائے گی۔

اور جو عورتیں باہر جاب کرتی ہیں؟ دوسری لڑکی نے سوال پوچھا۔

اسی لیے اللہ نے معاش کا ذمہ مردوں پر لگایا ہے کیونکہ باہری دنیا کی سختی عورتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ مگر جن کی مجبوری ہے ان کا خود اللہ محافظ ہے کہ وہ اس سخت دنیا کا مقابلہ ایک اسی کے بھروسے پر کرتی ہیں۔ اور جو شوقیہ یہ کام انجام دے رہی ہیں باہر نکل کر آپ ان کے گھروں کا حال دیکھ لیجیے۔ اور ان کا طرز زندگی دیکھ لیجیے۔ آپ کو خود معلوم ہو جائے گا۔

جس طرح کھلا ہوا ہیرا اپنی قدر و منزلت کھو دیتا ہے بالکل اسی طرح کھلی ہوئی عورت کا بھی حال ہے۔ آج عورت نے خود اپنے آپ کو ارزاں کر لیا، جب اس نے خود کو عام بنا

کر پیش کر دیا تو دشمنوں بھی اسے عام سے عام تر سمجھ لیا۔ تو پھر کسی اور سے شکوہ کیسا
جب خطا اپنی ہی ہو تو۔

کیا واقعی عورت اتنی معتبر ہستی ہے میم؟ بٹ اسے تو معاشرے میں مرد جتنا مقام یا
عزت نہیں ملتی، کیوں؟ ایک اور لڑکی نے حیرت سے پوچھا۔

کیا آپ نے اللہ کو بے انصاف پایا ہے؟

نہیں! سبھی نے ایک ساتھ کہا۔

تو پھر اس کے انصاف پر شک نہ کرو۔ اللہ کی صفت 'العدل' ہے۔ جس کا مطلب

انصاف کرنے والا۔

تو پھر عورت جس سے اللہ نے اپنی خاص صفت 'تخلیق' کا کام لیا، جس کے مقام کا

تعیین اللہ نے خود کیا اسے حقیر سمجھنا اللہ کے حکم کا انکار اور بڑا گناہ ہے۔

امید ہے سوچ کا ایک نیا در کھلا ہوگا، اور یقیناً تمام لڑکیاں سمجھ گئی ہوں گی۔

خدا را اللہ کی بتائی ہوئی اہمیت اس کا دیا ہوا مقام دیکھیں، دنیا کے دھوکے میں نا آئیں۔

"عورت کا گھر میں رہنا اور مرد کا باہر نکلنا یہ ان کے مقام کا تعین نہیں کرتا۔"

آج جو عورتیں کہہ رہی ہے مرد کی برابری چاہئے، وہ دراصل مرد کی برابری نہیں بلکہ اس کے گرنے کی حد تک جانا چاہ رہی ہیں۔

"عورت کو اللہ نے عزت دار بنایا، تو اسے ذلیل کرنے والے کیسے بخشے جائیں گے"، اللہ نے حقوق و مقام میں دونوں کو برابر رکھا تو پھر ان کے حقوق غضب کرنے والے، انہیں کمتر سمجھنے والے کیسے فلاح پائیں گے، اپنے اطراف ایسے لوگوں کی مثالیں دیکھ لیں، عبرت زندہ لے گی۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

برابری برابری کا نعرہ چھوڑ کر صرف یہ دیکھو کہ اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ یہی زندگی ہے اور اسی میں فلاح، اس کے علاوہ سب چالیں ہیں دشمنانِ اسلام کی ہمیں ہماری راہ سے بھٹکانے کی۔ تم امین ہو اپنی آنے والی نسلوں کی، ان کی تربیت کرنے کے لیے تمہارا یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام نے انسان کے لیے کیا حدود رکھی ہیں تاکہ تم اپنی اولاد کی اسی انداز میں پرورش کر سکو، خود کو ایسا بناؤ کہ تمہاری کوکھ سے ولی جنم لیں، درندے

نہیں، مستحق جنم لیں، زانی نہیں۔ اور یہ صرف عورتوں کے لیے ہی نہیں ہے مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔

کیا اور کوئی سوال کرنا ہے کسی کو؟

نو میم،

کچھ سمجھ میں آیا؟

الحمد للہ! سب سمجھ میں آ گیا میم۔ کلاس کے پوزیٹیو ریسپانس پر وہ اپنی کلاس ختم کر

کے دوسری کلاس کے لیے روانہ ہو گئی۔ کوئی نہیں جان پایا تھا کہ یہ باتیں بتاتے

ہوئے اس کا دل کیسے رو رہا تھا۔ سوا اس کے رب کے۔ کبھی کبھی ہی تو اسے یہ

احساس ہوتا تھا مگر لگے پل اس کا رب اسے سکون بھی دے دیتا تھا۔

ام احمد، ام احمد کہاں ہیں آپ؟ میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں، اب مجھے رونا آ

جائے گا، مجھے آپ کو دیکھنا ہے ام احمد، ساڑھے پانچ سالہ بچہ اسے پکارتے پکارتے اب

رونے لگا تھا۔

ام احمد میں اب کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا، میں نے اللہ کو بھی کٹی کر دیا اور ام احمد کو بھی، میں توبہ کروں گا تو آپ آجائیں گی نا؟ ام احمد، روتے ہوئے اب وہ وضو بنا رہا تھا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ام احمد کا مصلہ نکال کر بچھایا اور دعا پڑھتے نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ، میں اتنی سی دیر کے لیے گندہ بچہ بنا تھا، اب اچھا بن رہا ہوں، تو مجھ سے کٹی مت ہو، تو کٹی ہوا تو ام احمد بھی کٹی ہو گئی وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی ہے اور

میرے سامنے بھی نہیں آ رہی ہے۔ اب تو بٹی ہو گا تو ہی ام احمد بھی بٹی ہوگی، تو تو اپنے احمد سے بٹی ہو جانا، فرشتے بھی مجھ سے اتنی دور بھاگ گئے، میرے منہ گندی بدبو آئی تھی نا اسلیے، اب میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولوں گا، ام احمد کہتی ہے اللہ رحمن الرحیم

ہے، وہ سب کو جلدی سے معاف کر دیتا ہے، تو تو ہو گیا نا بٹی احمد سے؟ احمد اچھا بچہ بن گیا نا اب؟ چھوٹے چھوٹے ہاتھ پھیلائے، آنکھیں پھیلا کر جن میں موٹے موٹے آنسو

جمع تھے، سر ہلا ہلا کر وہ اللہ سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اس کے سامنے موجود ہو، کوئی جواب نہ پا کر اس کی آنکھوں میں رے آنسو اس کے گالوں پر پھسل آئے تھے۔

آئم ویری بڑا والا سوری اللہ، روتے ہوئے ہچکی لے کر جملہ مکمل کیا، اسے محسوس ہوا
جیسے کسی نے اس کے ہاتھوں کے نیچے اپنے ہاتھ رکھے ہوں، اس نے جھٹ آنکھیں
کھول کر گردن گھما کر دیکھا، روئے روئے چہرے پر اسے دیکھ کر پھیلتی مسکراہٹ پر
آنے والی نے اسے کئی بوسے دے ڈالے،

ام احمد! اللہ بی ہو گیا، اللہ بی ہو گیا، احمد اچھا بچہ بن گیا، وہ اٹھ کر اس سے چمٹ
گیا، اس نے بھی نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا۔

اللہ سب سے اچھا ہے نام احمد، اتنی جلدی بی ہو گیا، ہے نا؟ اپنے چھوٹے چھوٹے
ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامے وہ پوچھ رہا تھا۔

اللہ سے اچھا تو کوئی ہے ہی نہیں، اللہ آپ سے بی ہوا تو آپ نے اللہ کو شکر یہ تو بولا ہی
نہیں۔ اس نے آنکھیں پھیلا کر اسے اس کی کوتاہی کا احساس دلایا،

اوہ سوری ام احمد، احمد ابھی اللہ کو تھینکیو بولے گا، پھر ام احمد کے ساتھ کھانا کھائے

گا،

بالکل، تو جلدی اللہ کو شکریہ بول کر اور اللہ سے کھانا مانگ کر آئیں ام حمد کھانے کا ویٹ کر رہی ہے،

او کے ام احمد، آپ اچھی بچی بن کے ویٹ کرنا میں اللہ سے کھانا مانگ کر لاتا ہوں، اسے شکرانہ کی نماز پڑھتے دیکھ کر اسے عجیب ہی سکون مل رہا تھا۔

اے اللہ میں اس کے پہلے مدرسہ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، اللہ میں اپنا کام کر رہی ہوں، تو اپنا کام کرنا۔ اس کے بیٹے کے ساتھ اس کا دل بھی سجدہ ریز تھا۔

ماشاء اللہ! اللہ نے کتنا اچھا کھانا دیا ہے نام احمد، اس کی باتوں اور عمل سے لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ ایک ساڑھے پانچ سال کا بچہ ہے، کس کا کمال تھا یہ سوا اس کے رب کے پھر اس کی ماں کی محنت کے۔

اللہ کا شکر ہے، اب اچھے سے کھائیں۔ وہ اسے صحابہ کی چھوٹی چھوٹی باتیں و عادتیں بتاتے ہوئے اسے کھانا کھلانے لگی، وہ کھانا اسی کے ہاتھ سے کھاتا تھا۔

ام احمد، کیا ہم گھومنے نہیں جائیں گے؟ ہر مہینے والا سوال اس نے پھر دہرایا۔

بالکل جائیں گے، ان شاء اللہ، بس آپ کی خالہ جان کو آنے دیجیے، پھر تینوں جائیں گے۔

سچی؟ چھوٹا سا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھے معصوم سے انداز میں وہ پلکیں جھپکائے
پوچھ رہا تھا۔ اس کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی، یہی تین دن ہوتے تھے جو اس کی ام
احمد پورا وقت اس کے ساتھ ہوتی تھی۔

مُجی، اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

.....
بیٹا کہیں جا رہے ہو؟ وہ جانتے تھے وہ جواب نہیں دے گا، پھر بھی اسے ایک بیگ
کے ساتھ باہر نکلتے دیکھ کر پوچھ بیٹھے۔ اور وہی ہوا نہ اس کے قدم اس کے سوال پر
رکے اور نہ زبان سے کوئی لفظ نکلا۔

ایک دعا کیجیے گا بھائی، اگر کبھی زندگی میں کوئی شادی کریں تو اللہ سے صرف بیٹی ہی
مانگنا بیٹا نہیں، کیونکہ آپ کا بیٹا بھی آپ کے گناہ جان کر آپ سے ویلے ہی نفرت

کرے گا جیسے آپ اپنے والدین سے کرتے ہیں، کیونکہ ایک بیٹیاں ہی ہوتی ہیں جنہیں ہر حال میں ہر رشتے سے محبت ہوتی ہے،

اور یہ بھی یاد رکھنا بھائی ان لوگوں کو بھی آپ سے شدید نفرت ہوگی جنہوں نے آپ کے کئے کا بھگتان بھگتا ہے۔ تو پھر آپ کس حق سے ان لوگوں سے نفرت کر رہے ہیں جب کہ آپ خود اس نفرت کے حقدار ہیں؟؟

ردا کی تلخ باتوں پر اس کے قدم ڈمگائے تھے، مگر اندر کی تکلیف کو ضبط کر کے وہ دہلیز پار کر گیا،

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آپ لوگ فکر نہ کریں، توبہ کرنے والوں کو معافی مل جاتی ہے، اور ہم سب کو ملے گی، ہم سب توابین میں ہوں گے، ان شاء اللہ۔ نم آنکھوں سے اپنے والدین کو دلا سہ دے رہی تھی۔ واقعی بیٹیاں رحمت ہی نہیں نعمت بھی ہوتی ہیں۔ کیا کیا نہ سکھا رہی تھی زندگی انہیں۔

.....

بلیک تمہری پیس میں ملبوس انتیس تیس سالہ، خوبصورت نقوش، بڑھی ہوئی شیو، لمبے قد کاٹھ اور مضبوط جسامت کا مالک ڈاکٹر عبدالباری مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے 'الشفا ہاسپٹل' کے اندر داخل ہوا۔ پورے ہاسپٹل میں گھومتے ہوئے اس کی نظریں ہاسپٹل کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھیں۔ جن میں دھیرے دھیرے سرد مہری آرہی تھی۔

کیا ہوا سر؟ کچھ کمی ہے کیا؟ اس کے ساتھ چلتے ڈاکٹر عادل نے اس کے چہرے پر آنے والی برہمی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مجھے اس میں چیخنگ کرنی ہے ڈاکٹر عادل، اس ماحول میں سانس نہیں لے سکتا میں۔

اس نے اسٹاف کی لاپرواہی اور پیشینٹ کی عجیب کنڈیشن دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی

نفاست پسندی اور کام کے معاملے میں ایمانداری پر گراں گزر رہا تھا۔

فی میل ڈاکٹرز کا مردوں سے ہنس ہنس کر ٹھٹھے مارنا، وہیں میل اسٹاف کا ہنسی مذاق

میں ان کو بچ کرنا، جہاں اس کے قدموں میں تیزی آئی وہیں اس کے چہرہ بھی پتھر جیلا ہو

گیا تھا۔

اس کے کھنکارنے پر ڈاکٹرز ایکدم خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ جہاں
فی میل کی نظروں میں اسے دیکھ کر ستائش ابھری وہیں میل اس کی بارعب اور شاندار
پرسنلیٹی سے متاثر ہوئے تھے۔

ڈاکٹر خان عبدالباری۔ ڈاکٹر عادل کے اشارے پر بیٹھا ہوا پورا اسٹاف ہڑبڑا کر کھڑا ہوا۔
س۔ سس۔ سوری سر۔ ہکلاتے ہوئے سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔ اس نے ان
لوگوں کی طرف سے نگاہیں پھیریں۔

السلام علیکم! سلام کرتا وہ ڈاکٹر عادل کی معیت میں اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔
بیچھے وہ لوگ اس کی سلام میں پہل سے شرمندہ ہو کر رہ گئے۔

نیو ایم ڈی، واٹ آہینڈسم یار، اور وہ بھی اتنے ینگ۔ خاموش ماحول میں ڈاکٹر سمن کی
پرجوش آواز گونجی۔

چپ کرو تم، ہر ہینڈ سم بندے کو دیکھ کر ایسے ہی آہیں بھرا کرو بس۔ دیکھ نہیں رہی
تھیں، ہمیں دیکھ کر سر کے چہرے پر کنتی ناگواری آئی تھی۔

مجھے تو سر اکڑو لگ رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آزادی کے دن سلب ہونے والے
ہیں۔ جس بندے کے دیکھنے میں اتنا رعب ہو اس کے کام کروانے کا انداز کتنا رعب
دار ہوگا؟

سارے ڈاکٹر اپنے نئے لباس پر الگ الگ تبصرے کر رہے تھے۔ اور اندر کین میں
بیٹھا وہ ان سب کی لاپرواہی پر ایک بار پھر کڑھ رہا تھا۔

یا اللہ! اس لیے ہم مسلمان پیچھے رہ گئے۔ ہر پروفیشن میں ایمانداری ناپید ہو کر رہ گئی

ہے۔

سر جھٹک کر ایک بک اور پین لے کر اس نے آدھے گھنٹے میں تمام شیڈیول تیار کیا
اور ڈاکٹر عادل کو تھما کر اس کے متعلق تمام باتیں سمجھائیں۔

بالکل سہی سر، ہم لوگوں کو یہ بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا۔ واقعی بڑی غفلت ہوئی ہے ہم سے۔ ڈاکٹر عادل اس کی ذہانت اور کام کے طریقے سے متاثر ہوا تھا۔ پہلے دن ہی اس نے اپنی قابلیت دکھانی شروع کر دی تھی۔

کوئی بات نہیں۔ اللہ نے ہر کام کا وقت مقرر کیا ہے، بس اللہ اس محنت کو قبول فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے۔

ان شاء اللہ سر! بدلاؤ آئے گا۔ جب آپ جیسے قابل ایم ڈی ہاسپٹل کو مینج کریں گے تو یقیناً بہتری ہی آئے گی۔

اونہ، جو اپنے پروفیشن سے ایماندار ہو گیا وہ سمجھو قابل ہو گیا۔

جی سر۔

پہلے دن ہی تمام ڈاکٹرز ہاسپٹل میں بدلاؤ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ مگر ایم ڈی صاحب خود سب کو نظر انداز کیے اس بدلاؤ کے کام میں پیش پیش تھے۔

وہ حیران پریشان سی پورے ہاسپٹل کو دیکھ رہی تھی، سات دن میں اتنا چینج اسے حقیقی معنوں میں حیران کر گیا تھا۔

ڈاکٹر خدیجہ! وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی جب پیچھے سے کوئی لڑکی آواز دیتی اس کی طرف آئی تھی۔

السلام علیکم ڈاکٹر سمرن۔ یہ سب؟

وعلیکم السلام، حیران ہو رہی ہوں نا یہ سب دیکھ کر؟

بہت زیادہ، کیا ہوا ہے یہ؟ ایسا لگ رہا ہے کسی نے میجک کر کے ہاسپٹل کا نقشہ

بدل دیا ہو۔ ہوا ز دیٹ میجیشن؟

ہمارے نئے ایم ڈی۔ ڈاکٹر خان سب انہوں نے ہی چینج کیا ہے۔ ساری فی میل

کا اسٹاف بھی الگ اور ڈپارٹمنٹ بھی الگ۔ ایڈیو نوواٹ، کوئی بھی فی میل فیشن میں

نہیں آسکتی، میل ڈپارٹمنٹ کی طرف آنا ہو تو خود کو فلی کور کر کے آئیں گی۔ اور میل کو

اس طرف جانا ہوگا تو پہلے انفارم کیا جائے گا پھر کام کیا جائے گا، اسٹریجنا؟

اسٹریج تو ہے، کون ہے ایسا قومی ایمان والا جس نے آتے ہی ہاسپٹل کی دنیا بدل دی،
اسے فیشن والا سے ایمان والا بنا دیا۔ یہ چیلنج اسے بے حد پسند آیا تھا۔

ہمارے ایم ڈی صاحب اور کون، ویلے تمہارے لیے اچھا ہے اب تمہیں یہ ہاسپٹل
چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہیں ہے، تمہاری پسند کا جو ہو گیا ہے،
الحمد للہ، اللہ کا احسان ہے یہ ہم پر۔

بالکل، ویلے تمہیں پتا ہے، اگر یہ چیلنج کوئی اولڈ ایج ڈاکٹر کرتا نا تو میں اتنی شکد نہیں
ہوتی۔

کیا مطلب؟ اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

ہمارے ایم ڈی صاحب ایک ینگ پرسنیلٹی ہیں۔ اور ہینڈسم بھی، یہ جملہ اس کے
کان کے قریب ہو کر کہا۔ ڈاکٹر سمرن ان کے اسٹاف کی سب سے باتونی لڑکی تھی۔ دل
کی صاف تھی اس لیے سبھی اس کی باتیں انجوائے کرتے تھے۔

ارے ایک اور گڈ نیوز، وہ اسے فی میل اسٹاف تک لے جاتی رک کر پھر کچھ بتانے لگی۔

اب کیا؟

فی میل اسٹاف کی نو نائٹ ڈیوٹی۔ بتا نہیں سکتی یہ سن کر میرا دل کیا ڈاکٹر خان کے لیے ایک گانا گا دوں۔

واٹ!؟

مطلب کہ ان کا اچھے سے شکریہ کہہ دوں، جب ڈاکٹر عادل میری نائٹ ڈیوٹی لگاتے تھے نا تو بتا نہیں سکتی میرا دل چاہتا تھا ان کے تھوڑے سے بال اکھاڑ کر پھینک دوں۔

اتنی حسین نیند کی وادیوں میں جا کر خوابوں کی دنیا کی واٹ لگاتے تھے کہ حد نہیں۔ ڈاکٹر سمرن اور اس کی باتیں، اپنے مسخرے پن سے وہ ڈاکٹر تو بالکل نہیں لگتی تھی۔

ڈاکٹر سمرن غیبت بڑا گناہ ہے اور اس وقت تو سب سے بڑا جب یہ اپنے ٹیچرز کی ہو۔

اوہ، اللہ پلیز سوری اب نو غیبت، اس کے انداز پر خدیجہ نے مسکراتے ہوئے اسے آگے

چلنے کا اشارہ کیا۔

تمہاری ڈیوٹی تین دن تک جنرل وارڈ میں ہے، بقول ڈاکٹر عادل، "ڈاکٹر خدیجہ از ویری سنسیئر اینڈ پولاٹ ڈاکٹر، جو اکیلی یہاں پر اپنے پروفیشن سے ایماندار ہیں" جنرل وارڈ کے ٹف پیشینٹ کو وہ ایزبلی ہینڈل کر لیتی ہیں، اور ابھی وہاں ان کی زیادہ ضرورت ہے، تم نہیں سدھر سکتی۔ اب چلو۔

اوکے میم! دونوں اپنے ڈیوٹی وارڈ کی سمت بڑھ گئیں۔

شام تلک وہ کافی بزی رہی تھی۔ نماز اور لنچ ٹائم بھی بہت مشکل سے نکال پائی تھی۔

تین دن تلک اس کی روٹین بہت ٹف رہی تھی، اور واقعی یہ اسی کا صبر تھا جو اس نے بہت سے ضدی پیشینٹ کو اپنی نرم طبیعت اور سمجھانے کے انداز سے ہینڈل کر لیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس بچ ایک دن بھی اسے میل ڈپارٹمنٹ میں جانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ ڈاکٹر خان جب بھی راؤنڈ پر آئے وہ بہت بزی رہی تھی۔ ابھی تک اس کی کسی بھی معاملہ میں کلاس نہیں ہوئی تھی۔

چار دنوں کی مسلسل چھان بین اور اس فرم کی گڈول کو دیکھتے ہوئے اس نے ان
بروز کی ہیلپ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

ہمیں واقعی آپ کے ساتھ کام کر کے بہت خوشی ہوگی مسٹر ضرار لغاری۔ اپنی اس
فرم میں ہم آپ کی فنی پرسنٹ شیئرنگ ایکسیپیٹ کرتے ہیں۔ آپ کا احسان ہے آپ
نے ہماری فرم کو ڈوبنے سے بچایا۔ تمہینکس فار ایوری تمہنگ جو آپ نے ہمارے لیے کیا۔

ناٹ مینشن مسٹر جنید، آپ کی ہیلپ کر کے ہمیں خوشی ہوئی ہے، اور اس میں ہمارا
بھی اپنا فائدہ ہے۔ اوکے اب کل ملتے ہیں۔ کھڑے ہو کر مسٹر جنید سے ہاتھ ملایا اور
واپس برلا ہوٹل (جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا) کے لیے روانہ ہوا۔ شام میں اس کا ارادہ کسی خاص
سے ملنے کا تھا۔

اس راستے پر بلاکیڈ ہے شاہد آپ دوسرے راستے سے ٹرن لیں، کسی کو فون لگاتے ہوئے اس نے ڈرائیور کو ہدایت دی۔ سات دن کے لئے اس نے اس ڈرائیور کو ہائر کیا ہوا تھا۔

اوکے سر! ڈرائیور نے متعدی سے اس کا حکم مانتے ہوئے کار کو دوسرے راستے پر ڈال دیا۔

امجد گھر کی کیا خبر ہے؟ باہر راستے پر نظر جمائے وہ فون پر گھر کی نگرانی پر مامور شخص سے بات کر رہا تھا۔

امی ابو اور ردا کو کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟ اور ان کا چیک اپ وقت پر ہوا ہے نا؟ گڈ، مجھے تین چار دن اور لگیں گے، تمہیں گھر کی پوری دیکھ بھال کرنی ہے، اور اپنی وائف کو بھی سمجھا دینا۔ دو چار باتیں اور کر کے اس نے فون رکھا، تبھی گاڑی ایک جھٹکے سے کی تھی۔

کیا ہوا؟ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سر وہ سامنے! ڈرائیور نے کچھ گھبرائے ہوئے کہا۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ماتھے پر اچھے خاصے بل آئے۔

سر آپ اکیلے ان تین لوگوں سے کیسے لڑیں گے اور یہ تو اس راستے پر عام بات ہے۔
اس لڑکی کو اس راستے سے گزرتے ہوئے سوچنا چاہئے تھا۔ ڈرائیور نے اسے کار سے باہر
نکل کر ان لوگوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر باز رکھنے کی کوشش کی۔

اگر اس لڑکی کی جگہ تمہارے اپنے گھر کی کوئی عورت ہوتی تو بھی تم یہی کہتے؟ اور تم
مسلمان ہو کر ایسی بزدلی دکھا رہے ہو، تف ہے تم پر۔ افسوس میں سر ہلاتا وہ ان لوگوں
کی طرف بڑھ گیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کیا ہو رہا ہے یہاں؟ ان کے قریب پہنچ کر اس نے غصے میں پوچھا۔ تینوں لڑکے اس
کی طرف متوجہ ہوئے۔

اوائے چل نکل یہاں سے، ڈسٹرب نہیں کرنے کا سمجھا، ورنہ یہیں تیرا کام تمام کر
دیں گے۔

چھوڑو انہیں! اس نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

نہ چھوڑیں تو؟ بنٹی، لکی ذرا اس کی ہیرو گری نکالو، لڑکی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے ایک لڑکے نے دو لڑکوں کو اشارہ کیا۔

کیوں بے، بہت زیادہ ہیرو بننے کا شوق ہو رہا ہے تجھے، جان پیاری نہیں ہے کیا، دونوں اپنے ہاتھ میں چاقو گھماتے ہوئے اس کے سامنے آ کرے۔

جان بھی پیاری ہے، اور ہیرو بننے کا شوق نہیں، ہیرو ہی ہوں، کیونکہ اسلام ان لوگوں کو ہیرو ہی کہتا ہے جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں، دوسروں کی عزتوں کی حفاظت کرتے ہیں، اور ایسے لوگ تم جیسے کیڑے مکوڑوں کو آسانی سے مسل دیتے ہیں، دونوں لڑکوں کا چاقو والا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کے دونوں کی پیٹ میں ایک ایک لات ماری، تبھی ڈرائیور نے آکر ان دونوں کے ہاتھ سے چاقو چھینا۔

اب کیوں آئے ہو؟ اس نے تیکھی نظروں سے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔

سر آپ کے ساتھ مجھے بھی ہیرو بننے کا موقع مل جائے گا۔ اور کیا پتا سر آج کی ان لوگوں کی درگت سے یہ راستہ ایسی حرکتوں سے پاک ہو جائے۔

اے چھوڑ سالے، تو جانتا نہیں ہے ہمیں، دونوں لڑکے اپنا ہاتھ چھوڑانے میں ناکام ہو رہے تھے۔

کیوں بھئی! انہیں بتائیں "ہم کون ہیں؟" اس نے ڈرائیور کو دیکھ کر پوچھا۔

بالکل سر، یہ لو کمینوں شرم نہیں آتی تم لوگوں کو لڑکی کو چھیڑتے ہوئے۔ ڈرائیور کی ان لوگوں پر مکا بازی دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ آکر غائب ہوئی۔ اور پھر دونوں ان تینوں پر بری طرح بھاری پڑ گئے۔ پولیس کے ہارن پر ڈرائیور گھبرا کر پیچھے ہوا۔

سر پولیس آگئی۔

آئے انسپیکٹر صاحب، کچھ زیادہ ہی فاسٹ سروس نہیں ہے آپ لوگوں کی؟ ہاتھ

جھاڑتے ہوئے وہ طنزیہ قریب آتے ہوئے انسپیکٹر سے مخاطب ہوا۔

جب آپ نے فون کر دیا تھا تو انہیں پیٹنے کی کیا ضرورت تھی؟ انسپیکٹر بھی ٹیڑھا ہی

تھا۔

ضرورت تھی انسپکٹر! اگر آپ لوگ اپنا کام پوری ایمان داری سے کرنے لگیں تو عام لوگوں کو اس مار دھاڑ کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ کاش ملک کے رکھوالے عزتوں کے رکھوالے بھی ہوتے۔

دیکھو مسٹر، آپ پولیس والوں پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔

اوکے نہیں اٹھا رہا۔ صرف اتنا بتاؤ، جب تمہاری ماں، بہن، بیٹیوں کو کوئی ہراس کرے گا، تو تم لوگ یہ جھوٹی ایمانداری کا ڈھونگ کرنے والی پولیس کا سوانگ رچاؤ گے یا اپنی غیرت کا پرچم بلند کرو گے؟

ایسا کوئی کرے گا تو جان سے جائے گا، انسپکٹر کے بھڑکے پر وہ مسکرایا۔

بالکل یہی ہم نے بھی کیا۔ قوم کی بہن، بیٹی سب کی سانجھی ہے انسپکٹر، ان کو اس

گناہ کا سبق سکھا کر میں نے اپنی انسانیت سے انصاف کیا، اب آپ کا کام ہے اپنے

عہدے سے انصاف کرنا، اپنے ہونٹ سے نکلتے خون کو صاف کرتے اس نے انسپکٹر کی

طبیعت بھی صاف کی۔

اچھی سزا دینا انسپکٹر، اور اس راستے کی دیکھ بھال بھی کروانا، ڈرائیور نے ان تینوں کو

گھسیٹ کر لے جاتے انسپکٹر سے چلا کر کہا۔

بس بھئی، تمہاری بہادری کو بھی مان گئے۔ اللہ ضرور اجر دے گا تمہیں اس کا۔ اس نے
ڈرائیور کی پیٹھ تھپتھپائی۔

وہ راضی ہو جائے سر، اتنا ہی بہت ہے اپنے لیے۔ میڈم اب جائیں اپنے گھر، اب کیا
دوسرا ٹریلر بھی آج ہی کروائیں گی کیا ہماری ہیروگری کا؟

ڈرائیور کی بات کو انور کر وہ لڑکی ضرار لغاری کے سامنے آکر لی۔

آپ کے ہاتھ پر چاقو لگا تھا، خون بہہ رہا ہے۔ اس نے اس کی وائٹ آستین کو لال
ہوتے دیکھ کر کہا۔

اس طرح کے راستوں پر تنہا نکلنا عقلمندی نہیں ہے۔ "عورت کی عزت اس کے
اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے، کبھی کبھی وہ اپنے مردوں کے گناہوں کے بجائے اپنے عمل
کا خمیازہ بھگتی ہے۔"

اور اپنا یہ عمل آپ ایک نظر خود کو دیکھ کر بہت اچھے طریقے سے سمجھ جائیں گی۔ آج
کا سبق سمجھا گیا ہو گا آپ کو کہ "اللہ نے پردہ فرض کیوں کیا ہے؟"۔

بنا اس کی طرف دیکھے بولتا وہ اپنا زمین پر گرا سامان اٹھانے کے لیے جھکا۔

جی سمجھ گئی ہوں، اور آج کے بعد کبھی نہ تنہا اور نہ ایسے باہر نکلوں گی۔

اینڈ تھینکس، آپ نے جو میرے لیے کیا، یہ واقعی ایک ہیرو ہی کر سکتا ہے۔

تھینکس کی ضرورت نہیں ہے، اس آہومن ڈیوٹی۔ لہجہ اس کا رف ہی تھا۔

بہت لکی ہے آپ کی فیملی جن کے پاس آپ جیسا محافظ ہے، اینڈ لکی گرل آپ کی وائف، آپ واقعی ایک عظیم شخص ہیں، آپ کا اسٹرانگ کیپرکٹر اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔

اس کے الفاظ اس کے منہ پر تازیانے کی طرح گے تھے۔ وہ اور کچھ نہیں سن سکتا

تھا۔ اپنا سامان اٹھا کر وہ تیزی سے وہاں سے نکلا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ارے سنیے تو اپنا نام تو بتاتے جائیں۔ اسے رفو چکر ہوتے دیکھ کر وہ بھی تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔

یہاں سے جائیں، اور کسی اجنبی مرد سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئے، وہ اجنبی

چاہے آپ کا مددگار ہی کیوں نہ ہو۔

ارے ارے، بالکل نہیں کروں گی کسی اجنبی سے بات، بٹ آپ کچھ تو اپنے بارے
میں بتاتے جائیں۔ وہ لڑکی اس راستے میں آکر کھڑی ہوئی۔

کیوں بتاؤں؟ کیا کریں گی جان کر؟

ایسے ہی ہو چھ رہی ہوں۔ اچھے گے آپ۔ ورنہ آج کے زمانے میں کون اتنا اچھا ہوتا
ہے۔

میں آپ کو آج اپنے بارے میں بتاؤں، اور آپ سے یہاں کھڑے رہ کر بات کروں،
تاکہ کل کو کوئی اجنبی مرد میری بیوی سے اس طرح باتیں کرے۔

کیا آپ میری بیوی؟ وہ کہیں سے شادی شدہ نہیں لگ رہا تھا۔

جی ہاں، ناٹ اونلی میری بیوی۔ دوسری طرف سے پلٹ کر وہ اس لڑکی نظروں
سے دور ہوتا چلا گیا۔

سر کہاں جا رہے ہیں، گھر نہیں جانا کیا؟

تم جاؤ ساجد، جب ضرورت پڑے گی میں فون کردوں گا۔ بڑی مشکل سے اس نے
ڈرائیور کو بھیجا اور خود چلتا ہوا آگے نکل گیا۔

"آپ کے گھر کی عورتیں خوش قسمت ہیں، آپ کا کردار مضبوط ہے۔"

"اپنے کردار کو دیکھنا اور اس کی نحوست اپنے گھر میں دیکھنا، دو جوان بہنوں کے بھائی

ہو اور تمہارا باپ دو جوان بیٹیوں کا باپ،

تم دیکھنا تمہارا کردار کیسے تمہارے سامنے اپنے اصل میں آئے گا، بس اپنی آنکھیں کھول

کر دیکھو، کیونکہ میں تو دیکھ چکی ہوں،"

"آپ کی بیوی دنیا کی خوش قسمت لڑکی ہوگی۔"

"تم کسی لڑکی کا خواب نہیں ہو سکتے، مجھے شرم آرہی ہے تم سے، تمہاری مردانگی

سے"

دوپہر کی تپتی دھوپ میں وہ تن تنہا اس ویران راستے پر موجود سنگی بنچ پر بیٹھا ہوا

تھا۔ بازو پر پھیلتا خون دھوپ کی تمازت سے سوکھ چکا تھا۔ مگر اسے کوئی پرواہ ہی نہیں

تھی۔ اس کے کانوں میں ایک ساتھ دو لوگوں کے الفاظوں کی بازگشت ہو رہی تھی۔

اللہ! پلیز اس کا پتا دے دے، ملا دے اب اس سے، تو نے معاف کر دیا ہے تو اس سے بھی معافی مانگنے کا موقع دے دے۔ ورنہ یہ تڑپ ضرار لغاری کی جان لے لے گی۔
مجھے۔۔۔۔

بھاگتے ہوئے ایک شخص اس کے پیر پر پیر رکھ کر گیا جو اس کی دعا میں خلل پیدا کر گیا۔ اس نے سرخ آنکھیں کھول کر بھاگتے والے کو دیکھا جو ایک رینگتی ہوئی بس میں سوار ہو رہا تھا۔ وہ بس اس کے سامنے سے گزر رہی تھی اور وہ بے خیالی میں اسی کو دیکھ رہا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
بس کے رفتار پکڑتے ہی وہ کرنٹ کھا کر سیدھا کھڑا ہوا، آنکھیں بے تحاشہ حیرت سے کھلی رہ گئی۔ اور پھر اس شاہراہ پر موجود لوگوں نے دیکھا "وہ پاگلوں کی طرح بس کے پیچھے بھاگ رہا تھا"۔ اور فضا میں ایک ہی نام کی گونج بازگشت کر رہی تھی۔ جس میں اتنی تڑپ تھی کہ فضا بھی شاید سوگوار ہو گئی تھی۔

نویرہ!!!!!!

پوری شدت سے چلاتا ہوا وہ آنکھوں سے اوجھل ہوتی بس کے پیچھے بھاگتے ہوئے
ایک پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرا تھا، قریب ہی ایک گاڑی تیزی سے اس کے قریب آ کر کی
تمھی۔

کیا ہے ہمارا معیارِ زندگی، محض لوگوں کی کمیاں تلاش کر کے ان پر زندگی تنگ کرنا؟
کسی لڑکی میں کوئی عیب دیکھ لیا جائے تو اسے زمانے بھر میں ذلیل کر دینا؟ لڑکی کا کسی
لڑکے سے بات کرنا اس کا سب سے بڑا گناہ، اور لڑکا زنا کر کے بھی آزاد ہونا، کیا یہ؟

ہاں یہی بنایا ہوا ہے زندگی کا معیار ہم نے۔ اور کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے؟

لڑکا لڑکی کا ساتھ بھاگ جانا، دو نامحرموں کا آپس میں جنسی تعلق ہونا، افیئرز ہونا، بڑا گناہ

ہے، زنا میں مبتلا کرنے والے۔ معاشرہ خراب کرنے والے گناہ، جسے گناہ کی ماں کہا

گیا، جس کے اللہ نے سختی سے تاکید کی "خبردار زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔"

یقیناً یقیناً یہ گناہ زلزلوں کا سبب بنتے ہیں، گھروں کی تباہی کا سبب بنتے ہیں، جن

کے ہونے سے معاشرہ میں ذلت و رسوائی یقینی ہے، جن پر اسلام نے سزا کی حد جاری

کی ہے۔ لوگ ایسے لوگوں کو بڑی حقارت و ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ خاص کر خواتین کو۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے؟ ان سے بھی بڑے کچھ گناہ ہیں۔ جانتے ہیں کون سے؟ دو سو سے بھی زائد خواتین کو ایک ساتھ مخاطب کر کے پوچھا، جو ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے سن رہے تھیں۔

کیا زنا سے بھی بڑا گناہ ہے کوئی؟ لوگوں کی چہ میگوئیاں اس کے کانوں تک پہنچی۔
جی ہاں! زنا سے بھی بڑے گناہ ہیں!!!

"غیبت کرنا، ازدواجی رشتوں میں دراڑ ڈالنا، تممت لگانا، کسی پر ظلم کرنا، کسی یتیم کو تکلیف پہنچانا" یہ وہ گناہ ہیں جن سے نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں، جن کی ہیئت اتنی خوفناک ہے کہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو ان گناہوں کو خیالوں میں بھی جگہ نہ دیں۔

بتائیں کون سے گناہ زیادہ عام ہیں؟ زنا یا یہ سب؟
آپ جانتی ہیں عورتوں کی تعداد جہنم میں زیادہ کیوں ہوگی؟
انہیں گناہوں کی وجہ سے، زنا جہنم میں اتنا نہیں لے کر جائے گا جتنے یہ گناہ۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ زنا ان سے چھوٹا ہو گیا۔ نہیں۔ انسان زنا کی حالت میں اسلام سے نکل جاتا ہے۔ کفر کے گھر میں ہوتا ہے وہ اس وقت۔

پل پل سر زد ہونے والے ان گناہوں سے بچو، اپنی اولادوں کو بچاؤ۔ مرد و عورت زانی بنتے ہیں۔ کیونکہ ان کے والدین انہیں ان گناہوں سے نہیں بچاتے۔ وہ بچوں کو بس اپنے معاشرے کے معیار کی تربیت دیتے ہیں اور اسلام کو بھول جاتے ہیں۔

حرام کی اولادیں ہی زانی نہیں بنتی، شریف والدین کی اولاد سے غفلت بھی انہیں زانی بنا دیتی ہے۔

ماؤں کی غیبت انہیں ایسا بنا دیتی ہے۔

دوسروں پر بہتان تراشی انہیں زانی بنا دیتی ہے۔ ظلم کی سزا دی جاتی ہے، غیبت ظلم ہے، بہتان تراشی ظلم ہے، تعلقات میں خاص کر ازدواجی رشتے میں دراپیدا کرنا قبیح ظلم ہے۔

یہاں ہر کوئی ظالم ہے، اور میں نے اپنی زندگی میں عورت سے بڑا ظالم کوئی نہیں پایا۔

اسی کی وجہ سے آج عورت پستی میں گرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا ہم ان گناہوں سے

کنارہ کشی اختیار کر کے ایک مضبوط کردار کی امت کو وجود میں نہیں لاسکتے؟

کیا شیطان کے منہ پر طمانچہ نہیں مار سکتے؟

ہمارے مسلمان نوجوان غیر مذہب کی عورتوں سے ہوس پوری کر رہے ہیں، اور ان کی سزا مسلمان لڑکیوں کو دی جا رہی ہے۔

انہیں لوٹا جا رہا ہے محض اس لیے کہ وہ مسلمان ہیں۔ کون ظالم کو ظلم کا راستہ دکھا رہا ہے؟

کون معاشرہ کو گندہ کر رہا ہے؟

سوا والدین کی غفلت، کم علمی، غلط تربیت کے؟

آپ کسی کی غیبت کریں گی تو کہیں اور آپ کی برائیاں کی جا رہی ہوں گی۔

آپ دوسروں پر الزام تراشی کریں گی تو آپ کے گھر میں اس سے بھی قبیح الزام تراشیاں کی جائیں گی۔

آپ دوسرے کی بیٹی کو گھر میں لا کر تنگ کریں گی تو آپ کی بیٹیوں کو تنگ کیا جائے گا۔

آپ رشتوں میں دراڑ ڈالیں گی تو آپ دونوں جہانوں میں ذلیل کر دی جائیں گی۔

آپ کے مرد دوسری غیر عورتوں سے تعلقات رکھیں گے تو آپ سے دوسرے مرد تعلقات بڑھانے آئیں گے۔

کون کر رہا ہے اصل میں یہ مظالم، ایک انسان کی برائی کس طرح پھیل رہی ہے، اور پھیلتی رہے گی۔

باز آجائیں۔ توبہ کریں۔ ایک ہی بار میں کامیابی نہیں لے گی، مگر "مسلسل محنت کامیابی کی دلیل ہے"،

اللہ کا وعدہ ہے وہ چلنے والوں کی طرف دوڑ کر آتا ہے، ہم اس کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ہی چل سکتے ہیں۔

میں نے ان گناہوں سے گھروں کو برباد ہوتے دیکھا ہے، آپ بھی محسوس کریں تو آپ کو بھی نظر آئے گا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آپ کی اولادیں نافرمان کیوں ہیں؟

آپ کے گھر میں سکون کیوں نہیں ہے؟

آپ کو امن پسند کیوں نہیں ہے؟

آپ کسی کو خوش کیوں نہیں دیکھ پاتے؟

آپ کے گھر سے کردار کا جنازہ کیوں نکل رہا ہے؟

آپ کے گھر میں دین مردہ حالت میں کیوں ہے؟

سوچیں ذرا! کون سے گناہوں نے آپ کو مومن سے شیطان بنا دیا؟

یہ اعمال تو شیطان کے ہیں، وہی تو نیکیاں برداشت نہیں کر سکتا، وہی تو ہے جو کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتا۔

آپ کی ایک سچی توبہ، ایک سچی کوشش، ایک پختہ عزم۔ کیا آپ میں بدلاؤ نہیں لائے گا؟

اس قوم کی حالت نہیں بدلے گی، جب تک آپ اس کا پختہ ارادہ نہ کریں، آپ کے خود کو بدلنے کے عزائم سے ہی ایک پاک جہاں وجود میں آئے گا،

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
علامہ اقبال کا شعر ہے:
خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا، ہر چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ بہتے آنسو، کپکپاتے ہلتے

ہونٹ بتا رہے تھے ان کے دل توبہ کر رہے ہیں، کیسے نہ کرتے، جب امت کی فکر

کرنے والی نے ساری دنیا کے سونے کے بعد اپنے رب کے در پر دستک دی تھی۔ پوری رات اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنت ادا کی تھی جس کے طفیل اللہ نے امت کو تنہا نہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا۔ "امت کی فکر میں رونے والی سنت"۔

عورتیں اس سے بڑھ کر کچھ نہ کچھ پوچھ رہی تھیں۔ ہر ایک کو اب اپنی بخشش کی فکر لگ رہی تھی۔ کتنی عورتوں کو اس نے دیکھا تھا کہ وہ آپس میں معافی تلافی کر کے ایک دوسرے سے معاف کر رہی تھیں۔

اس نے دیکھا تھا ان عورتوں کے پیچھے موجود لڑکیوں کے چہرے خوف سے زرد ہو رہے

تھے۔ ہر کوئی اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو رہا تھا۔

اللہ! میری اس میں جو بھی کوتاہی ہے معاف کر کے درست کر دینا، تیری خدائی کی

قسم اس میں میرا کوئی مفاد نہیں، تجھے راضی کرنے کے لیے کیا ہے۔ تو اس کوشش کو

قبول کر۔

جھکے سر کے ساتھ اس نے اپنے رب سے دعا کی اور کئی آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر فرشتوں کے ہاتھوں میں جمع ہو گئے۔

کتنے اچنبھے کی بات ہے "تینتیس سالہ بزنس مین ضرار لغاری ایک شک کی بنا پر بس کے پیچھے پاگلوں کی طرح بھاگ رہا تھا۔" ہاتھ کی ڈریسنگ کرتے ہوئے اس نے خاموش سر جھکائے بیٹھے ضرار لغاری پر طنز کیا۔

وہ میرا شک نہیں تھا عبدالباری، وہ وہی تھی جسے پچھلے چھ سالوں سے ڈھونڈ رہا ہوں، جس کا تخیل مجھ سے نیند میں بھی جدا نہیں ہوتا۔ میں اس کو پہچاننے میں دھوکا نہیں کھا سکتا۔

کیا کرو گے ڈھونڈ کر، کیڑا تو ان کا کوئی تھا نہیں، ان کی حد تم بھی جانتے تھے پھر

کیوں ڈھونڈ رہے ہو، زندگی میں آگے کیوں نہیں بڑھ جاتے۔ اچھی لڑکی مل جائے گی

تمہیں، ایک بدکردار۔۔۔۔

شٹ اپ، اگر ایک لفظ بھی اس کے بارے میں بولا تو بھول جاؤں گا کہ تم میرے دوست ہو۔ جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا کر ایک مکا اس کے منہ پر مارا۔

کیا میرا کیریئر نہیں جانتے تم، "کیا صرف عورتوں پر ہر گناہ کی دفعہ عائد ہوتی ہے"۔ کیا وہ مرد بری ہوتے ہیں جو ان کی عزت سے کھلواڑ کرتے ہیں؟ تم بھی میرے جیسے ہی عام مرد نکلے ڈاکٹر عبدالباری۔ اس کے دھکا دینے سے عبدالباری کرسی پر گرا تھا۔ مگر ضرار لغاری کے اندر کا بدلاؤ اسے مسرور کر گیا تھا۔

میں روزانہ دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں سکون دے، تمہیں تمہاری زندگی کا رنگ لوٹا دے، اور

مجھے یقین ہے جلد ہی اللہ تمہیں تمہارا سکون لوٹائے گا،

اور ایک بات، میرا اللہ جانتا ہے جو بھابھی کے لیے میرے دل میں رائی کے دانے کے

برابر بھی برائی آئی ہو۔ مجھے شکایت تو ان مردوں سے ہوتی ہے جن کی وجہ سے عورتوں پر

الزام لگائے جاتے ہیں۔ ان کی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں۔ اس کا احساس تو مجھے ایک عورت

جیسا ہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں آتے سرد تاثر نے ضرار لغاری کو ٹھٹھکایا، وہ سمجھ گیا

تھا کہ عبدالباری کو اپنی زندگی کا تلخ باب یاد آیا ہے۔

اور آج تم میں ایک بہترین مرد کو دیکھ کر مجھے ہماری دوستی پر فخر ہو رہا ہے۔ مگر یار بڑی زور سے مکا مارا ہے تم نے۔ خود کی ڈاکٹری خود پر ہی اپلائی کرنی پڑے گی۔ اس کے کراہنے پر وہ مسکرایا۔

تمہیں عورتوں سے شکایت نہیں ہے تو پھر شادی کیوں نہیں کر رہے ہو؟ ضرار لغاری نے اس سے وہی سوال پوچھا جس کے بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

پتا نہیں، وہ کچھ اور بولے جا رہا تھا جب اس کی نظر دروازے کے قریب کھڑے بچے پر پڑی۔ اسکاٹی بلیو کرتے پاجامہ میں ملبوس سر پر ٹوپی پہنے وہ اسے اتنا پیارا لگا کہ اسے اندر بلا گیا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے وہ بچہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا اور سیدھا ضرار لغاری کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

ام احمد کہتی ہیں اگر کوئی کسی کو مارتا ہے تو اللہ اس سے کٹی ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں کسی کو نہیں مارتا ہوں۔ آپ جلدی سے یہ والے انکل کو سوری بول کے اللہ سے توبہ

کر لیں انکل، ورنہ اللہ آپ سے کٹی ہو جائے گا۔ باریک معصوم سی آواز میں معصوم سے
الفاظ نے جہاں عبدالباری کو حیران کیا وہیں ضرار لغاری کے کانوں تک وہ لفظ شاید ہی
پہنچے ہوں، کیوں کہ وہ یک ٹک اس بچہ کو دیکھ رہا تھا۔ ایکدم شکڈ ہو کر۔

بیٹا کون ہیں آپ اور یہاں کیسے آئے؟ ضرار لغاری کی خاموشی پر عبدالباری نے اسے
اپنے پاس بلایا۔

میں احمد ہوں، ام احمد کو آج اسکول میں زیادہ کام تھا نا وہ دیر سے گھر آئیں گی اور
میں اکیلا رہ جاتا تو اس لیے میں خالہ جان کے ساتھ آیا ہوں۔ احمد نے اس کے پوچھنے پر
ساری ڈیٹیل دی۔

اوہ سوری دونوں انکل، میں نے آپ کو سلام نہیں کیا۔ ام احمد کو پتا چلا تو وہ کٹی ہو
جائیں گی۔ سوری اللہ، یہ انکل ان انکل کو مار رہے تھے نا تو میں بھول گیا تھا۔ اب کرتا
ہوں۔ تو کٹی نہیں ہونا۔ ٹھیک ہے نا؟ اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر افسوس کیا۔ اور ساتھ ہی

سر اوپر کر کے اللہ سے مخاطب ہوا۔ اتنے چھوٹے بچے کا یہ انداز عبدالباری کو شدید حیران کر رہا تھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! دونوں انکل۔ حیران سے عبدالباری نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بہت اچھے بچے ہیں آپ تو۔ عبدالباری اسے گود میں اٹھا کر اپنی چٹیر پر بیٹھا۔

آپ کی خالہ جان کون ہیں بیٹا یہاں؟

ڈاکٹر خدیجہ خالہ جان۔ اس کے نام بتانے پر عبدالباری چونکا۔

اچھا، اور آپ کیا کرتے ہیں؟ عبدالباری کو وہ کافی دلچسپ بچہ لگا تھا۔

میں سوتا ہوں، پھر اٹھتا ہوں، پھر نماز پڑھ کر اللہ سے کھانا مانگتا ہوں پھر ام احمد مجھے

کھانا کھلاتی ہیں، پھر بہت سارا پڑھاتی ہیں، پھر اسٹوری بھی سناتی ہیں اور رات ہو جاتی

ہے تو پھر سے میں سو جاتا ہوں۔ ایک بار پھر تفصیلی جواب دیا۔ عبدالباری اس کے جواب پر کافی حیران ہوا تھا۔

ضرار سن رہے ہو اس کی باتیں؟ اس نے احمد سے نظریں ہٹا کر ضرار لغاری کو دیکھا۔
ضرار کیا ہوا۔ تم ٹھیک ہو؟ اس نے شکڈ بیٹھے ضرار لغاری کو حیرت سے دیکھا جس کی نگاہیں احمد پر لگی تھیں۔ اس کی نظروں میں کیا تھا وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

ضرار! اس نے تین چار آوازیں دیں مگر وہ تو شاید بہرہ ہو گیا تھا۔

ایک منٹ انکل! احمد اس کی گود سے اتر کر ضرار کے سامنے آیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

انکل کیا آپ کو زیادہ پین ہو رہا ہے؟ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر آپ کے ہاتھ پر پھونک
ماروں؟ آپ کا پین ٹھیک ہو جائے گا۔ احمد نے پتھر کی مورت بنے ضرار کا ہاتھ پکڑ کر
پوچھا۔

آپ اتنے بڑے ہو کر رو رہے ہیں۔ آپ بڑے نہیں ہیں۔ ام احمد کہتی ہیں اچھے بچے اللہ کے سامنے روتے ہیں لوگوں کو سامنے نہیں روتے۔ تو پھر کیا آپ گندے بچے بن گئے؟۔ ضرار جو دیوانہ وار نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ایکدم سے اسے اٹھا کر سینے میں بھینچ گیا۔

ضرار واٹ ہیپینڈ یار؟ اس کی عجیب دیوانگی عبدالباری کو پریشان کر گئی تھی۔

اُس مائے چاٹڈ عبدالباری، اُس مائے چاٹڈ۔ وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولا،

واٹ! آریو کریزی؟ عبدالباری کو آج وہ شاک پہ شاک دے رہا تھا۔

نو آؤم ناٹ، لک لیٹ، دس از مائے چاٹڈ۔ مائے کاپی۔ اس نے احمد کو اس کے

سامنے کیا، عبدالباری نے غور سے اسے دیکھا، اس نے ضرار لغاری کی بچپن کی تصویریں

دیکھی ہوئی تھیں، احمد واقعی ان تصویروں سے کافی مشابہت رکھتا تھا۔

انکل! مجھے چھوڑیں، مجھے خالہ جان کے پاس جانا ہے۔ اس کی دیوانگی احمد کو ڈرا رہی

تھی۔

- بیٹا انکل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا تو وہ اپنے بیٹے کو مس کر رہے ہیں اس لیے آپ کو پیار کر رہے ہیں۔ عبدالباری نے احمد کا ڈر دور کرنے کی کوشش کی اور ایک نظر ضرار کو گھور کر دیکھا جو بے قراری سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مجھے خالہ جان کے پاس جانا ہے۔ وہ مسمنایا۔

ٹھیک ہے۔ سمیر احمد کو اپنے ساتھ کھلاؤ بال سے۔ اور پھر ڈاکٹر خدیجہ کے پاس چھوڑ دینا۔ اس نے تیرہ چودہ سالہ سمیر کو بلا کر احمد کو اس کے حوالے کیا۔ وہ پھر دور ہو جائے گا مجھ سے یار۔

ضرار! ضروری نہیں وہ تمہارا بیٹا ہو۔ بیشک وہ تم سے مشابہت رکھتا ہے۔ پہلے پتا کرو

کہ وہ کون ہے؟ تمہارا ایسا کرنا اسے دیکھو کتنا خوفزدہ کر گیا۔ اور پلینز تحمل رکھو، اطمینان سے پتا کرو، ڈاکٹر خدیجہ سے تمام معلومات مل جائے گی۔ صبر کرو ذرا۔ کہیں تمہاری جلد بازی کوئی نقصان نہ کر دے۔

مگر یار بھابھی کی کوئی بہن نہیں تھی تو پھر، یار ایک مشابہت پر تم۔ عبدالباری کو

سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کہے۔

تم پلیز ڈاکٹر خدیجہ کو بلاؤ۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں، میں اب صبر نہیں کر پا رہا ہوں، میں نویرہ سے۔ ایک ہاتھ سے بالوں کو جکڑے دوسرے کی مٹھی بنا کے منہ پر رکھے وہ اپنے جذبات کو قابو کر رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ پلک جھپکتے ہر چیز پتا کر لے۔

کام ڈاؤن یار، ڈاکٹر خدیجہ سے ایسے نہیں ملا جا سکتا، پہلے ان سے اس معاملے میں بات کرنے کی اجازت لینی پڑے گی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
ڈاکٹر خان، امیر جنسی ہے پلیز جلدی چلیے۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا جب ڈاکٹر عادل گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا ہوا ڈاکٹر عادل؟

پلیز جلدی چلیں، ڈینجر کیس ہے سر۔

ضرار! جہاں اتنا صبر کیا تھوڑا اور کر لو۔ اللہ تمہیں مایوس نہیں لوٹائے گا۔

جانتا ہوں۔ تم ٹینشن نہ لو، اللہ نے اور آزمائش رکھی ہے تو ضرار لغاری اس کے لیے بھی تیار ہے۔ وہ خود پر قابو پا چکا تھا۔ جلد بازی کر کے وہ اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اپنے تڑپتے دل کو کنٹرول کر کے وہ بنا کچھ بولے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس وقت وہ کوئی بھی بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

اور یہ سچ تھا وہ اب جلد بازی میں کوئی نقصان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پہلے ہی بہت نقصان کر چکا تھا، اب اسے صبر سے ہی کام لینا تھا۔

فی میل ڈپارٹمنٹ میں اس کی اچھی خاصی دوڑ لگ رہی تھی۔ نیا کیس تھا جس کو سلجھانے میں وہ بری طرح ہلکان ہو رہی تھی۔

کیا ہوا خدِ تجہ؟ پریشان لگ رہی ہو۔ وہ ابھی تھک کر بیٹھی تھی جب ڈاکٹر سمرن اس کے پاس کچھ اور رپورٹس لائی۔

ہمم، مجھے ان کی رپورٹ میں کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے، ڈاکٹر خان کے پاس بھیجی ہے فائل، وہی بتائیں گے کیا کرنا ہے آگے۔ اس نے ایک عمر دراز پیشنت کی طرف اشارہ کیا، جو ہوش و خرد سے بیگانہ نالیوں کے درمیان جکڑی ہوئی تھی۔

اللہ شفا دے انہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر وہ افسردہ ہوئی۔

اچھا تم ڈاکٹر خان سے ملی؟ اچانک ڈاکٹر سمرن نے بات کا رخ بدلا۔ زیادہ دیر وہ کسی معاملے پر افسردہ رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

نہیں! کیوں؟

مگر تم ملی کیوں نہیں؟ ڈاکٹر سمرن کو اس کے ابھی تک ایم ڈی سے نہ ملنے پر حیرت ہوئی تھی۔ جب کہ ان لوگوں کی کئی بار وہ کلاس لے چکا تھا۔

مگر ملنا کیوں تھا؟ میڈیسن الگ الگ کرتے ہوئے وہ ڈاکٹر سمرن سے بھی بات کر رہی تھی۔

کمال ہے یار، ایک بار بھی انہوں نے تم سے تمہارے پیشنٹ کی کوئی ہسٹری نہیں پوچھی۔

ضرورت نہیں پڑی، میں نے تمام فائلز ان کو خود ہی پہنچا دی تھی۔ اللہ کا شکر ہے جو

اس نے میرا سارا ریکارڈ کلین رکھا۔

ویسے ان کی تعریفیں سن کر تمہارا ایک بار بھی دل نہیں کیا انہیں دیکھنے کا؟

میرا غیر مرد کو دیکھنے کا دل کیوں کرے گا؟

ویلے اچھا ہی ہے نہیں دیکھا ورنہ تم تو نہیں ایم ڈی صاحب تمہیں دیکھ کر مچھل جانے تھے۔ بلکل ایلے "پہلی نظر میں کیسا جادو کر دیا، تیرا بن بیٹھا ہے میرا جیا"۔

ڈاکٹر سمرن! میں ہر نماز میں اللہ سے یہ دعا کرتی ہوں میرے وجود کے ذرے ذرے کو پاک رکھے، اور دعا کے بعد قبولیت کا بھی یقین رکھتی ہوں۔ اور ایک بات اگر آپ کے اس طرح چھیڑنے سے کوئی انسان اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس سے زیادہ آپ گناہگار ہوتے ہیں۔

ویلے پچیس سال کی ہو تم، لیکن باتیں ایسی کرتی ہو جیسے پچاس کی ہو گئی ہو۔ یہی بیچلر لائف تو ہوتی ہے یار انجوائے کرنے کی، اور سچ کہوں تو مجھے ڈاکٹر خان بہت اچھے لگتے ہیں، اگر میں انگلیڈ نہ ہوتی تو انہیں سے شادی کرتی۔ وہ جانتی تھی ڈاکٹر سمرن سیریس نہیں ہے، پھر بھی یہ مذاق اسے عجیب لگ رہا تھا۔

اچھا! کیا اس انجوائے منٹ کو اللہ پسند کرے گا؟ اس نے تمام میڈیسن کو ان کے باکسز میں رکھ کر سمرن کو دیکھا، جو اس کے سوال پر خاموش ہو گئی تھی۔

کیا ایسی باتیں کرنا گناہ ہیں؟

یہ ابھی باتیں ہیں، گناہ تو نہیں مگر شیطان ان سے بہت خوش ہو رہا ہوگا، کیونکہ یہ جو باتیں ہیں یہ بڑے گناہوں میں مبتلا کرنے والی ہیں۔ تو ایسے مذاق اور باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

یا اللہ! معاف کر۔ ڈاکٹر سمرن نے ڈر کر فوراً معافی مانگی۔ خدیجہ نے اس کی عجلت پر اپنی مسکراہٹ روکی۔

تمہاری پرورش بہت اسٹرائنگ کی ہے تمہارے پیرینٹس نے۔ بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے تم سے۔ ڈاکٹر سمرن کی بات پر اس کا چہرہ ایک پل کو متغیر ہوا۔

میری پرورش میرے پیرینٹس نے نہیں کی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تو پھر کس نے کی؟

ام احمد نے۔

واٹ! احمد کی مدر نے؟ بٹ وہ تو تم سے آئی تمہنگ تین چار سال ہی بڑی ہیں۔ اور

تمہارے پیرینٹس کہاں ہیں؟

نہیں ہیں! اور میری یہ پرورش بس چار سال ہی ہوئی ہے۔ تم نے ڈاکٹر سبین کو دینے کے لیے تمام ڈیٹا تیار کر لیا نا؟ اس نے بات بدلی، ان معاملات پر باتیں کرنا اسے تکلیف دیتا تھا، اور وہ کبھی بھی یہ زندگی کسی سے ڈسکس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کر لیا ہے جی، ورنہ وہ کھڑوس ڈاکٹر اور ان کی کھڑوس سہیلی دونوں نے میری عزت کا فالودہ کر دینا ہے۔

پھر غیبت۔

اوہ سوری اللہ۔ ویسے یہاں بھی ایم ڈی صاحب نے اپریس کر دیا یا۔ ناٹ شفٹ میں دو وہ کیپل رکھے جو ڈاکٹر ہوں۔ اور میں حیران ہوں انہوں نے یہ نمونے کہاں سے دستیاب کیے۔ اس کی زبان پھر پھسلی۔ جس پر خدیجہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

اپنے کام سے اونیسٹ ہیں وہ لوگ۔ مذاق مذاق میں بھی کسی کے بارے میں ذرا سی برائی بھی جہنم میں لے جانے کو کافی ہے۔ ڈاکٹر سمرن نے اس کی بات پر پھر توبہ کی۔

اب چلو لچ ٹائم ہو گیا ہے، مجھے لچ کے بعد نماز بھی پڑھنی ہے۔

ہاں چلو! دونوں اٹھ کر اسٹاف روم کی طرف بڑھ گئیں۔

اور باہر کھڑا عبدالباری اس انجان اور اندیکھی ڈاکٹر کی بات سن کر کافی شکوہ تھا۔ دل میں اچانک اس ڈاکٹر کو دیکھنے کی تمنا ہوئی تھی، ڈاکٹر عادل نے بتایا تھا اسے وہ واحد ڈاکٹر ہے جس کا چہرہ کسی مرد نے یہاں نہیں دیکھا۔

اسے بہت کچھ جاننا تھا، وہ ضرار کے لیے یہاں آ رہا تھا مگر خود کا دل، شیطان کے بہکاوے پر استغفار پڑھتا وہ آپریشن تھئیئر کی طرف بڑھ گیا۔

ام احمد! آپ کو پتا ہے؟ وہ انکل اتنے بڑے ہو کر رو رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اتنی زور سے آپ والا ہگ کیا۔ وہ اپنے بیٹے کو مس کر رہے تھے نا، ان کی طبیعت بھی نہیں اچھی تھی۔

احمد اس کی گود میں بیٹھ کر وہ اسے تمام رواد سنا رہا تھا۔ اور وہ بار بار اسے چومتے

ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ اور احمد بھی وہی عمل دہرا رہا تھا۔

تو پھر آپ نے کیا کیا؟

میں ڈر گیا تھا نا تو خالہ جان کے پاس آ گیا۔

آپ کو ڈرنا نہیں چاہئے تھا۔ آپ بریو بچے ہو نا۔

نیکٹ ٹائم نہیں ڈروں گا ام احمد۔ میں بریو بچہ ہوں نا۔

اور میں نے سمیر بھائی کو اپنا کھانا کھلایا، ان کو بھوک لگی تھی نا اسلیے۔ میں نے اچھا

کیا نہ ام احمد؟

ہاں! بہت اچھا کیا۔ اللہ آپ سے ہمیشہ پی پی رہے گا، آپ سارے کام اللہ کے لیے

کرنا۔ پھر اللہ آپ کو اپنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب محل بنا کر دے گا۔

سچی ام احمد!؟ اس کے بتانے پر اس نے ہمیشہ کی طرح خوش ہو کر کہا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

جی بس کل اور پھر ام احمد اور ام احمد کی دونوں جان گھومنے جائیں گے۔ خدیجہ

اپنے ساتھ لائی فائلز پڑھتے ہوئے ان دونوں کی باتیں بھی سن رہی تھی اس کی آخری بات

پر اس کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی تھیں۔

سچی؟

مچی! اب آپ جلدی سے سلیپ کریں میں خالہ جان کی ہیلپ کر دوں۔ اسے بیڈ پر لٹا کر نہ جانے کیا کیا پڑھ کر پھونکا، اس کے نیند میں جاتے ہی وہ خدیجہ کے پاس آئی۔

یہ آنسو کیوں؟

جب آپ یہ کہتی ہیں نا دونوں جان تو پتا نہیں کیوں آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ آپ اتنی محبت کیوں کرتی ہیں؟

تم کیوں کرتی ہو اتنی محبت؟ اور کیا میں تمہاری جان نہیں ہوں؟

آپ جان سے بڑھ ہیں آپی۔ آپ ماں باپ ہر رشتہ میں میرا۔ اگر آپ نہیں ہوتی نا تو۔

بس اب رونا نہیں ہے۔ میں نہیں ہوتی تو کوئی اور ہوتا، اللہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑتا۔

جیسے مجھے نہیں چھوڑا۔ ہمیں ملانے والی ذات اللہ کی، ہم میں محبت پیدا کرنے والی ذات اللہ کی، اسی نے سارے ملنے کے اسباب بنائے۔

اس کے بالوں میں انگلیاں گھماتی وہ اسے پرسکون کر رہی تھی۔

ہم دونوں کو تو آپ سنبھال لیتی ہیں آپی، کبھی آپ کا دل نہیں کرتا کوئی آپ کو سنبھالے، آپ کو بھی ضرورت ہوتی ہوگی نا جس کے کندھے پر سر رکھے آپ بھی اپنی تمام

تکلیفیں بہا دیں؟۔ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر عقیدت سے بوسہ دیتے
ہوئے نم آنکھوں سے اسے دیکھا،

اس کی بات پر ام احمد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

حسبی اللہ۔ اس کے جواب پر خدیجہ بھی مسکرانے لگی۔

حسبی اللہ! غموں سے آرام مل گیا تھا۔

ام احمد! آپ جوان ہیں، خوبصورت ہیں، اور سب سے بڑی بات ایک نئے کے ساتھ بنا

سائبان کے ہیں۔ آپ کو اپنی آگے کی زندگی کے متعلق سوچنا چاہئے۔

میں اللہ کی سائبانی میں ہوں میڈم! آپ بتائیں ضروری بات کیا ہے؟ میڈم کی غیر

معمولی تمہید اسے کچھ سمجھ میں آرہی تھی۔

مسز سلیمان نے آپ کے لیے اور ڈاکٹر خدیجہ کے لے اپنے انجینئر اور دوسرے ڈاکٹر

بیٹے کا پیغام بھیجا ہے۔ احمد کے ساتھ ہی آپ کے لیے پیغام دیا ہے۔ ان کی بات اس

نے بہت تحمل سے سنی تھی۔

ہممم! بٹ میڈم میں نا طلاق یافتہ ہوں اور نہ بیوہ۔ اور نہ میں شادی کی خواہشمند ہوں۔
اور خدیجہ کے بارے میں اس سے بات کر کے پتا چلے گا۔

جب آپ لوگ ساتھ نہیں رہتے تو سیپریشن لے لینی چاہئے۔ آپ ماشاء اللہ ایک اسلامک
سجیکٹ کی ٹیچر ہیں۔ ہم سے زیادہ دین کو جانتی ہیں۔ صحابیات نے بھی کئی کئی شادیاں
کی ہیں۔ شادی ایک معاشرتی ہی نہیں فطری ضرورت بھی ہے۔ کب تک آپ اس بے
رحم دنیا کے تمھیڑے اکیلے کھاتی رہیں گی۔ انسان ضروریات سے منہ نہیں موڑ سکتا۔ ان
چھ سالوں میں کیا آپ کے شوہر اس ضرورت سے منہ موڑے ہوئے ہوں گے؟ انہوں
نے بھی شادی کر لی ہوگی۔ اور وہ اپنی زندگی میں لگن ہوں گے۔ تو جب اللہ آپ کو یہ موقع
دے رہا ہے تو پھر اس موقع کو قبول کریں۔ طلاق کا مطالبہ کریں یا خلع لے لیں۔ مگر
اپنی زندگی کی ضروریات سے آپ خود بھی منہ نہیں موڑ سکتیں۔

اور خدیجہ وہ آپ پر ہی ڈپینڈنٹ ہے۔ آپ ہی اس کی امید اس کا یقین اور اس کی
دنیا ہیں۔ آپ کا آگے بڑھنا ہی اسے بھی آگے بڑھائے گا۔

میڈم کی باتیں اس نے خاموشی سے سنی تھیں۔ کچھ بولنا مناسب نہیں لگا تھا۔ مگر
خدیجہ کے لیے فکر بڑھ گئی تھی۔

آپ اس بارے میں سوچیں۔ اس فیملی سے آپ خود بخوبی واقف ہیں۔

ان شاء اللہ! مجھے اللہ کی رحمت سے قوی امیدیں ہیں۔ میں منتظر ہوں اس کے فیصلہ

کی جو اس نے ہمارے لئے اتارا ہوگا۔ جزاک اللہ الخیر۔ میں ضرور سوچوں گی اس بارے

میں۔

کلاس کے متعلق کچھ باتیں کر کے وہ میڈم کے کیمین سے باہر آئی، میڈم کی باتیں

ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ کتنے سالوں بعد اس کے قدم لرکھڑا رہے

تھے۔ جن رشتوں کے حوالے وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی آج ان کی جھلک زندگی میں واپس

دستک دے رہی تھی۔ اور اسے ان دستکوں کا جواب بھی دینا تھا۔

میں تیرے فیصلوں پر راضی ہوں میرے اللہ! ہمیں تنہا نہ چھوڑنا۔ سہی راستہ دکھا اللہ!

دل میں دعائیں مانگتی وہ راستہ طے کر رہی تھی۔

بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی ہیں ساری ڈاکٹرز۔ کیا بات ہے؟ چہرے کو نقاب سے آزاد

کر کے اس نے وہاں موجود چاروں ڈاکٹرز کو دیکھ کر پوچھا جن کے چہرے پریشان نظر آ رہے

تھے۔

میری ڈیوٹی مس سبین کے ساتھ او پی ڈی میں ہے، اور تم جانتی ہو مجھے ان سے بہت چڑھتی ہے۔ سرجن ہیں تو مزاج بھی ویسا ہی قاتلانہ ہے ان کا، ذرا سی غلطی پر عزت کا فالودہ کر دیتی ہیں۔ ڈاکٹر سمرن کی حالت پر سب کو ہنسی آئی تھی۔

ہماری کون سی آسان ڈیوٹی ہے۔ سب کو سر نے ہارڈ ورک دیے ہیں آج۔ ویلے تم پریشان نہیں ہو؟ تمہارا تو سب سے زیادہ تھکا دینے والا کام ہے۔ جنرل وارڈ کے ایک ایک پیشنٹ کا سارا ریکارڈ ان کی آج کی موجودہ حالت کے پیش نظر تیار کر کے دینا ہے۔ اس کے پرسکون چہرے کو ان لوگوں نے رشک سے دیکھا۔ جسے کوئی بھی ڈیوٹی پریشان نہیں کرتی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/
نہیں! ام احمد کہتی ہیں "انسان کے کسی کام کے کرنے کا ارادہ اس کا آدھا کام کر دیتا ہے"۔ یعنی "اگر ذہن کام کرنے کے لیے تیار ہے تو جسم تھکتا نہیں ہے"۔ اور میں جسمانی نہیں ذہنی طور پر ہر کام کرتی ہوں۔

تم تو تم ہی یار، کاش ہم لوگ بھی ایسے ہی ہوتے۔

ان کے کمنٹ پر وہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سامان اٹھا کر جنرل وارڈ کی طرف بڑھ گئی۔

ہاٹل کے روم میں مصلے پر بیٹھا وہ پھر تڑپ رہا تھا، مگر اس بار اسے درد میں کمی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک سرور تھا جو اس کے رگ و پے میں اتر رہا تھا۔ پہلے اپنی زندگی کی جھلک پھر احمد۔ اسے یقین تھا احمد اسی کا بیٹا ہے۔

اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس نے احمد کے لمس کو محسوس کیا،

احمد! وہ یقیناً میرا بیٹا ہے۔ ہو بہو میرے جیسا۔

یا اللہ! مدد کر میری، زندگی کی جھلک دکھا کر تو نے میری توبہ قبول کر لی ہے۔ اللہ اب

میری محبت بھی قبول کر لے۔ مجھے کنارہ دے دے اللہ۔

اللہ! مجھے ان دونوں سے ملا دے۔ اب نہیں رہا جاتا۔ رحم کر میرے حال پر۔ اس کا

دل نرم کر دینا اللہ۔ مجھے اس سے معافی دلوا دینا۔ تیرے سوا کوئی نہیں جو دلوں کو نرم

کر دے۔ میں اس کے دل کی نرمی کا تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں۔

سجدے میں جھکا وہ اپنے بے قرار دل کا قرار مانگ رہا تھا۔

لنچ ٹائم تک اس کا کام مکمل ہوا تھا۔ جب ڈاکٹر رقیہ اس کے پاس آئی۔

خدیجہ پلیز تم آئی سی یو کی بیڈ تھری کی پیشنٹ کو دیکھ سکتی ہو؟ مجھے ایمر جنسی ہے
میں آتی ہوں۔ ڈاکٹر رقیہ کے کہنے پر اس نے سر ہلایا اور ان کے ہاتھ سے فائل لے کر
آئی سی یو میں داخل ہوئی۔

وہ پیشنٹ کو چیک کرتے کرتے ہاتھ میں موجود پیڈ پر ڈٹیل بھی لکھ رہی تھی۔ کچھ
ہی دیر ہوئی تھی اسے جب کوئی اور بھی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ وہ ڈاکٹر رقیہ کو سمجھ کر
اپنے کام میں مشغول رہی۔

ڈاکٹر رقیہ! الحمد للہ! یہ بہت امپروو کر چکی ہیں۔ ان کو دوسرے وارڈ میں شفٹ کرنا
ہے یا یہیں رکھنا ہے ڈاکٹر خان سے پوچھ لیجیے۔

اپنا کام مکمل کر کے وہ ڈاکٹر رقیہ کی طرف پلٹی، مگر وہاں ڈاکٹر رقیہ کی جگہ کسی اور کو
دیکھ کر اسے نہ اپنے الفاظ یاد رہے اور نہ اپنا چہرہ چھپانا یاد رہا، اس کے ہاتھ سے پیڈ فرش
پر گر گیا تھا، قدم بری طرح لڑکھڑائے، اگر بیڈ کا سہارا نہیں لیتی تو زمین بوس ہو جاتی۔

اور آنے والا تو شاید اس سے بھی زیادہ شاکڈ تھا اتنا کہ وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہاں وہ
آیا کیوں تھا؟۔

کتنی دیر تک دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے، ایک کی نظر میں پل پل بڑھتی
نفرت اور حقارت تھی تو دوسرے کی نظر میں خوف اور بے بسی۔ باہر کسی کے ہاتھ سے
شاید کوئی گلاس ٹوٹا تھا۔

شور کی آواز پر وہ ہوش میں آئی، اور بنا سوچے سمجھے وہ آئی سی یو سے ہی نہیں بلکہ
ہاسپٹل سے بھی نکلتی چلی گئی۔

سوری سر میں آپ کو بتا نہیں پائی ڈاکٹر خدیجہ اندر ہے۔ ڈاکٹر رقیہ کی شرمندہ سی آواز
پر اس نے خود پر قابو پا کر پیشینٹ کی کنڈیشن دیکھی۔ اور انہیں کچھ ہدایتیں دے کر تیزی
سے باہر نکلا۔

اس کا ارادہ ڈاکٹر خدیجہ سے کچھ حساب چکلتا کرنے کا تھا مگر پوچھنے پر پتا چلا وہ پانچ

منٹ پہلے اپنے گھر کے لیے نکل گئی ایرجینسی بیس پر۔

ڈاکٹر خدیجہ! اس بار نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ میرے سامنے آکر تم نے خود کی زندگی خود

ہی تباہ کر لی۔ اس ڈرامہ کا ڈراپ سین بہت جلد کروں گا۔ وہ بھی پوری دنیا کے

سامنے۔

مٹھیاں بھیج کر اس نے اپنے اشتعال پر قابو پایا۔ اور ڈاکٹر عادل سے اس کے بارے

میں تمام معلومات نکلوانے کے لیے اسے بلایا۔

پورا دن اس کا انداز اتنا پتھر پلا رہا تھا کہ سارے ڈاکٹرز ایک ہی دن میں اس سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ سب شکد تھے ایسا کیا ہوا کہ وہ اچانک اتنا سخت ہو گیا۔

ام احمد! آپ ٹائڈ ہو گئیں نا؟ ابھی میں آپ کے لیے پانی لاتا ہوں۔ احمد اسے خاموش دیکھ کر کچن سے پانی لینے بھاگا۔

ام احمد! پانی لیں، دو منٹ بعد اس نے پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا تو اس نے چونک کر احمد کو دیکھا۔ جو اسے خاموش دیکھ کر اداس لگ رہا تھا۔

آج ام احمد کی جان اداس کیوں ہے؟ اس کے ہاتھ سے پانی لے کر اسے گود میں بٹھایا اور اس کی ٹوپی اتار کر سائڈ میں رکھی۔

کیونکہ ام احمد بہت سارا تھک گئی ہیں نا، میں آپ کا سر دباؤں پھر آپ کو نی نی آئے گی پھر آپ سو سٹاک فریش ہو جائیں گی۔

نو ام احمد کی جان! جب احمد پاس ہوتا ہے تو ام احمد ٹائڈ نہیں ہوتی، کیونکہ احمد تو

جان ہے نا ام احمد کی اور ام احمد تو اپنی جان سے باتیں کر کے فریش ہوتی ہے۔ بات

کرتے ہوئے اس کے گدگدی لگائی، اس کی کھلکھلاہٹ نے اس کی ساری تھکن اتار

دی۔

ام احمد! ابو کیا ہوتا ہے؟ اچانک احمد نے رک کر اس کو دونوں گالوں سے پکڑ کر سوال کیا۔

یہ آپ سے کس نے کہا؟ اس کے سوال پر وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔
وہ کل اچھے والے انکل تھے نا تو وہ پوچھ رہے تھے، احمد کے ابو کا نام کیا ہے؟
ہونٹ لٹکا کر منہ بنایا۔

اور ام احمد کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اسے کیا جواب دے۔
"احمد ابھی چھوٹا ہے مگر بڑے ہو کر اسے اس رشتے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ تب کیا کریں گی آپ؟ اگر زندگی موقع دے رہی ہے تو اس سے مت گنوائیں، کیا پتا اللہ نے اسی لیے یہ راستہ دکھایا ہو۔" میڈم کی باتیں اس کے کانوں میں ایک بار پھر گونج رہی تھیں۔
جیسے تیسے کر کے اس نے احمد کو سلا دیا تھا، مگر وہ اسے ایک امتحان میں ڈال گیا تھا۔ آنکھیں بند کی تو کئی آنسو نکل کر کنپٹی میں جذب میں ہو گئے۔ کیا بتاتی اسے کہ اس کا باپ کون ہے؟ یا باپ کسے کہتے ہیں؟

جس باپ کا مطلب وہ آج پوچھ رہا تھا سالوں پہلے اسی باپ نے اسے گالی بنا دیا تھا۔

کھٹکے کی آواز پر وہ اپنے خیالوں سے باہر آئی۔ خدیجہ کو اپنے روم میں بھاگتے دیکھ کر اسے کچھ انہونی کا گمان ہوا۔

وہ احمد کو لٹا کر اس کے پیچھے پیچھے آئی، خدیجہ کو بیڈ پر بیٹھے روتے دیکھ کر اسے مزید حیرانی ہوئی۔

خدیجہ کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟ کسی نے کچھ کہہ دیا؟

آپی وہ، وہ! عبدالباری! ابھی میں نے انہیں دیکھا۔

واٹ! اس کے منہ سے نکلنے والے نام نے اسے بھی شاکڈ کیا۔

وہ واپس آگئے ہیں آپی، اور اب وہ بدلہ لیں گے مجھ سے، میں نے ان کی آنکھوں میں

اس سے بھی زیادہ نفرت اور حقارت دیکھی ہے جتنی پانچ سال پہلے تھی۔ وہ جان سے مار

دیں گے مجھے۔ وہ حد سے زیادہ خوفزدہ تھی۔ مگر یہ خوف مرنے کا نہیں تھا۔ شاید نفرت اور

حقارت کا تھا۔ جو وہ اس کی نظروں میں دیکھ کر آئی تھی۔

کیا اللہ نے مجھے قبول نہیں کیا آپی؟ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے وہ ناامیدی کے در پر آ

کھڑی ہوئی تھی۔

پاگل ہو تم! اللہ تمہیں قبول نہ کرتا تو تمہیں وہ نہیں دیتا جس کا نام و نشان بھی تمہاری زندگی میں نہیں تھا۔ جس کو تم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا، مگر اس نے دیا۔ تم پر وہ احسان کیا جو وہ اپنے مخصوص بندوں پر کرتا ہے۔ تم کیا تمہیں اور اس نے تمہیں کیا بنا دیا۔

"اللہ کی محبت اور رحمت پر شک نہ کرو۔"

"اس کی واحد محبت ہے ہمارے پاس جس میں نہ کوئی کھوٹ، نہ کوئی دھوکہ اور نہ کوئی غرض، وہ اکیلا ہم سے ہمارے فائدے کے لیے محبت کرتا ہے۔" اس کی محبت پر شک۔ "مجھے ڈر ہے ایمان نہ ختم کر دے۔"

اللہ مجھے معاف کر دے۔ غلطی سے کہا، میں بہت ڈر گئی ہوں۔ منہ پر ہاتھ رکھے اس

نے اللہ سے معافی مانگی۔

خوفزدہ مت ہوؤ۔ اس میں یقیناً اللہ نے کوئی بہتری رکھی ہوگی۔

تمہیں ایک گلٹ تھا نہ، توبہ کے بعد بھی، مجھے یقین ہے اللہ ضرور تمہیں اس سے رہائی

دینے والا ہے۔

اور ذرا بتاؤ! تم اس طرح بھاگ کر کیوں آئیں؟

میں بہت ڈر گئی تھی آپنی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ ہاسپٹل ان کا ہے۔

اب تمہیں ہمت سے کام لینا ہے۔ تم معافی مانگ لو اور خود کو اپنے اندر پلٹی ندامت سے آزاد کرو۔ اللہ جو کرے گا وہ بہترین ہوگا۔ اور زندگی میں آگے بڑھنے کی لیے عبدالباری کا آنا ضروری تھا، یہ بات تم بھی اچھے سے جانتی ہو۔

ہمم!

اب ریلیکس کرو۔ مجھے اور بھی بہت سی ضروری باتیں کرنی ہیں تم سے مگر بعد میں۔ اس کے کہنے پر اس نے سر ہلایا۔

یہ لڑکیاں تم سے اتنی آسانی سے دوستی کیسے کر لیتی ہیں پرنس؟ وہ اپنے پانچ چھ

دوستوں میں گھرا راجا اندر بنا بیٹھا تھا۔ حرام مشروب کا دوسرا بھرا ہوا گلاس ہاتھ میں موجود تھا۔ اس کے دوست حسرت سے اسے لڑکیوں میں گھرے دیکھتے تھے۔

وہ میرے پیچھے نہیں ہوتیں پیاروں، انہیں پرنس کی جیب سے مطلب اور پرنس کو ان

کے۔۔ آہاں!!!! ایک آنکھ مار کر جملہ ادھورا چھوڑا، اس کے دوست اس کا گہرا اشارہ

سمجھ کر قہقہہ لگا رہے تھے۔

آج رات کس کے ساتھ پلان ہے پھر؟

ایلی کے ساتھ، روم بک کر دیا نا؟ اس نے اپنے دوست کم چیلے سے پوچھا۔ سب اس کی جیب پر پلنے والے تھے۔ اس لیے آرام سے اس کی غلامی کرتے تھے۔

ہاں کر دیا، مگر آج فارم ہاؤس میں ہنی مون نہیں ہوگا تمہارا؟
وہاں ڈیڈ اپنی جوانی یاد کر رہے ہیں۔ ایک بار پھر آنکھ مار اشارہ دیا۔

ہیلو ڈارلنگ! ایلی نے آکر اس کے گلے میں باہیں ڈالیں۔ اور گال پر کس کیا، جو لڑکی کسی کو اپنے حسن کے غرور میں گھاس نہیں ڈالتی تھی وہ پرنس کے شب و روز رنگین کرنے میں فخر محسوس کر رہی تھی۔

ہیلو سویٹ ہارٹ! جلدی نہیں آگئیں تم، آسمان کی لائٹس تو آف ہونے دیتیں۔ اتنی

بھی کیا بے قراری جانِ من۔ سب کے سامنے اس نے بے باکی سے ایک جسارت کی۔

اس کے دوست ان کی بے باکی پر اپنے بھڑکے جذبات پر بمشکل قابو پا رہے تھے۔

اور وہ راجا شان سے اس حسینہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے کفر کے گھر میں داخل ہو رہا

تھا۔

میرٹھ کے جانے مانے رئیسوں کے گھروں میں عجب نحوست کا بسیرا تھا۔ بے تحاشہ لگژری زندگی گزارنے والوں کے دل بے سکون تھے۔ مگر وہ اس سے بے پرواہ، الگ ہی دنیا کی موجِ مستی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ جہاں حرام و حلال کی کوئی تمیز نہیں تھی۔

رات گہری ہو رہی تھی، وہ بہت ہی پراسرار انداز میں بے آواز قدم اٹھاتی باہر کی طرف جا رہی تھی۔

آؤٹ ہاؤس میں عجیب آوازیں آرہی تھی۔ اس نے باہر آ کر ونڈو سے جھانک کر دیکھا اور جو دیکھا اسے دیکھ کر اس کی روح تک کانپ گئی۔ سولہ سال کی لڑکی کے لیے یہ منظر قیامت کا روپ تھا۔ وہ تیزی سے بھاگ کر اپنے کمرے میں آئی تھی۔

بے یقینی کی حالت میں اپنے بیڈ پر بیٹھی اپنے گھر کے مردوں کا عجیب روپ دیکھ رہی تھی۔ آفیشل ورک کی وجہ سے عورتیں آؤٹ ہاؤس نہیں جاتی تھیں۔ مگر وہاں جاتے دو تین نسوانی ہیولے اسے تجسس میں ڈال گئے تھے۔

اپنے کزنز کے بعد اپنے باپ، بھائیوں کو کسی غیر لڑکیوں کے پہلو میں دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔

صبح اٹھ کر اس نے اپنی مام سے ذکر کیا تو انہوں نے کوئی خاص تاثر پیش نہیں کیا، اور شاید انہیں کوئی فرق بھی نہیں پڑا تھا۔ اسے ان کی خاموشی پر حیرت ہوئی۔

مگر اس گھر کی اس بے راہ روی نے اس کے قدموں کو بھی زمین سے کچھ اوپر اٹھا

دیا تھا۔

ایک مہینے کے لئے وہ بنگلور کے سب سے ہائی کالج ایس ٹی جان اس میڈیکل کالج
میں ایم بی بی ایس کی فورتھ ایئر کی کلاس لینے آیا تھا۔

تھینک یو ڈاکٹر عبدالباری!

نوسر! مجھ سے یہ فارمیٹی نہیں کریں۔ اپنے ہی کالج میں ایڑاے ٹیچر آنا اس آنر فار
می۔

میں تعارف کروا دیتا ہوں کلاس میں چلو۔ پرنسپل کی معیت میں وہ فورتھ ایئر کی

کلاس میں آیا۔

تعارفی سلسلے کے بعد اس نے ان لوگوں کو ان کے پروفیشن کی اہمیت بتا کر ان میں

جوش و ولولہ پیدا کیا۔ جو لوگ شوقیہ ڈاکٹر بننے آئے تھے انہیں بھی احساس ہوا کہ ڈاکٹر عام

نہیں ہوتے۔

مے آئی کم ان سر؟ دو مختلف آوازوں پر اس کے ساتھ ساتھ تمام اسٹوڈنٹ نے بھی

دروازے کی سمت دیکھا۔

وائے ڈیو لیٹ؟ لڑکی کے غیر مناسب لباس کی وجہ سے اس نے اپنی نظریں پھیر لیں۔ اور اس کے ساتھ کھڑے لڑکے سے سوال کیا۔

ڈیٹ پر گئے تھے سر تو لیٹ ہو گیا۔ اب ڈیٹ پر دیر سویر تو ہو جاتی ہے اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے۔ اس لڑکی ساتھ موجود لڑکے نے نہایت ہی بے باکی اور بے پرواہی سے کہا۔ جو اس جیسے اصول پسند بندے کو آگ لگانے کو کافی تھا۔

آؤٹ! وہ اتنی تیز دھاڑا کہ پوری کلاس خوفزدہ ہو گئی۔

میڈیکل اسٹوڈنٹس کو آپ کلاس سے آؤٹ نہیں کر سکتے سر۔ اور کیا آپ نے کبھی ڈیٹ نہیں کی جو اتنے ہائپر ہو رہے ہیں؟ دروازے میں ادائے بے نیازی سے کھڑی لڑکی نے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر طنز کیا۔

میں آؤٹ کر رہا ہوں اور!!!

اگر نیکسٹ ٹائم آپ دونوں کو کلاس لینا ہے تو اپنی یہ بے ہودگی اپنے گھروں میں چھوڑ کر آنا، ورنہ میرے لیکچر کے دوران اپنی شکلیں اپنی بے ہودگیوں کے ساتھ گم کر لینا۔ انڈر اسٹینڈ!؟ اس کی آواز میں ذرا بھی نرمی نہیں تھی۔

مائے فٹ! جس ٹیچر کو اسٹوڈنٹس سے بات کرنے کی تمیز نہیں اسے میں ٹیچر ہی نہیں سمجھتی۔ چلو اے ڈی۔ نخوت سے کہتی وہ اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلی گئی۔

اس نے ایک نظر وہاں موجود اسٹوڈنٹس کو دیکھا، کچھ کے چہرے پر دبی مسکراہٹ تھی تو کچھ ان دونوں پر افسوس کر رہے تھے۔ مگر اس کے چہرے کی سرد مہری کسی کو بھی کچھ کہنے نہیں دے رہی تھی۔

نورہ اٹھو دس بج گئے کالج نہیں جانا کیا؟ پریکٹیکل ہے لڑکی آج تمہارا، جلدی اٹھو۔

اس کی مام اسے تین چار بار اٹھانے آچکی تھی مگر اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا۔

مام پلیز لیٹ می سلیپ بہت نیند آرہی ہے۔ اس نے کمبل واپس سر تک کھینچا،

نیند کا نشہ کچھ زیادہ ہی تھا۔

تم تو ایسے سو رہی ہو آج جیسے ساری رات کی جاگی ہوئی ہو، اب اٹھو نہیں تو تمہارے

باپ کو بھیجوں گی میں۔ ان کی بات پر اس کی نیند کا خمار کم کچھ ہوا تھا۔

آپ چلیں میں فریش ہو کر آتی ہوں۔ اٹھ کر اس نے اپنے بال سمیٹے اور مرر کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔

"تم تو ایسے سو رہی ہو جیسے سارے رات کی جاگی ہوئی ہو"۔ ماں کی آواز کانوں میں گونجی تو ایک شرمیلی سی پراسرار مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔ اسے گزری رات یاد آئی تھی۔

رات کے ساڑھے گیارہ بجے سب کے سونے کا یقین کر کے وہ خود کو اچھی طرح چھپا کر اپنے روم کی کھڑکی سے باہر نکلی۔ روڈ پر کچھ دور کھڑی ایک گاڑی کو وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھی اور خود کو چادر سے آزاد کیا، ساتھ بیٹھی ہستی نے بڑے غور سے اسے ویسٹرن لک میں دیکھا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

ایسے پوری پوری گھر سے نکلنے کا بھی اپنا ہی مزا ہے۔ ہے نا شارق؟ جوتوں کی اسٹریپ باندھتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کرتے لڑکے سے کہا جو بار بار اس پری پیکر پر پیاسی نظریں ڈال رہا تھا۔

افکورس سویٹ ہارٹ! بٹ کیا تمہیں ڈر نہیں لگا؟ ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا۔

ہا ہا ہا ہا تم بھی نہ شارق!

ڈر کیسا؟ انفیکٹ آئی انجوائڈاٹ۔ تمہیں نہیں پتا کیسا نشہ ہوتا ہے محبت کا۔ فضا میں
ہنسی کا جلت رنگ گونجا۔

مجھے کیسے پتا نہیں ہوگا سویٹ ہارٹ! دو سال لگائے ہیں اس محبت کے پیچھے۔ کتنی
جوتیاں گھسی ہیں تب محبت پہلو میں آئی ہے۔ اس کی بات پر ایک خوبصورت مسکراہٹ
اس کے چہرے پر آئی۔

بائے داوے! کہاں لے کر جا رہے ہو؟ لانگ وے پر نہیں لے کر جانا، مارنگ تک
اپنے روم میں ہی نہیں مجھے سلیپی بھی لگنا ہے۔ گاٹاٹ۔ کل کلاس ٹیسٹ بھی ہے
وہ بھی امپورٹنٹ۔

یس بے بی! تمہاری مارنگ تمہارے روم میں ہی ہوگی۔ اس نے گاڑی ایک ہوٹل کے
سامنے روکی اور اسے لیے پہلے سے بلڈ ایک روم میں لایا۔

روم میں اندھیرا تھا۔ وہ اس کی معیت میں چلتی رہی۔ کچھ قدم پر ہی رک کر اس نے
لائٹ آن کی۔

پپی برتھ ڈے ڈارلنگ۔ پپی برتھ ڈے ٹو! اس کے کان میں گنگناتے ہوئے اس کی آنکھوں سے پٹی اتلاری۔

واؤ! یہ تم نے میرے لیے کیا؟ سچے سچائے روم کو ستائش بھری نظروں سے دیکھا۔ روم کے بیچو بیچ ٹیبل پر کیک رکھا ہوا تھا۔

چلو کٹ کرو۔ شارق نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کیک کٹوایا۔

یہ کیوں منگوائی؟ اس نے شیمپین کی طرف اشارہ کیا۔

بی کوز آئی وانا انجوائے ایوری موومنٹ و دیو۔ شارق اسے لیے دھیرے دھیرے ڈانس

کرنے لگا۔

اس سے پہلے نہیں پی میں نے یہ۔ عجیب ٹیسٹ ہے نا؟ پہلا گھونٹ بھرتے ہی اس

نے منہ بنایا۔

ویرا ڈارلنگ، لطف لو، اس کا تو مزا ہی الگ ہے۔ شارق دو گلاس ختم کر چکا تھا۔ ایک

دوسرے کی سنگت میں مدہوش گزرتے وقت کا احساس نہیں ہوا۔

شارق، اب گھر چلو، ایک بج گیا۔ وقت دیکھ کر اسے دیر ہونے کا احساس ہوا۔

مجھے وہ دن یاد آرہے ہیں بے بی جب تم ہاتھ ہی نہیں آتی تھیں۔ کتنا مشکل تھا تم سے بات کرنا، اف کیسے کیسے پلان کیے تمہیں پٹانے کے لیے۔ ایک تمہارا بھائی اتنا ٹیلیفونڈ ہے کہ اس کے ساتھ ہر ہفتے نئی لڑکی ہوتی ہے۔ اور مجھے تمہیں پٹانے میں دو سال لگ گئے۔ شارق کے بتانے پر اسے آتے ہوئے آؤٹ ہاؤس کا سین یاد آیا، آج بھی اس کا بھائی عیاشی کا بازار گرم کیے ہوئے تھا۔

دونوں کتنی دیر تک پرانی یادوں میں کھوئے رہے، اب اسے وہ مشروب اتنا برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔

چلو ڈارلنگ اب تمہارے گھر تمہارے روم میں چلتے ہیں۔ ہلکے ہلکے جھومتے وہ دونوں نشتے میں چور وہیں بیڈ پر گر گئے۔

تم بہت اچھے ہو شارق، آئی لو یو۔ اچانک وہ اس کے قریب ہوئی تھی۔ آواز میں مدہوشی تھی۔

اچھا تو میں بہت ہوں، تبھی تو تم میری ہو۔ وہ بھرپور موقع سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔

میرا برتھ ڈے گفٹ کہاں ہے؟ اسے یاد آیا شارق نے گفٹ تو اسے دیا ہی نہیں تھا۔

تو پھر یہ سب کیا تھا؟ اس کا اشارہ اس سرپرائز کی طرف تھا۔

یہ تو سرپرائز تھا۔ اب گفٹ دو۔ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا یا۔ آواز نٹے میں چور تھی۔

گفٹ تو آج تم دوگی ڈارلنگ، وہ بھی سب سے ہٹ کر۔

کیا گفٹ؟ بمشکل کھلتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ جو بہت گہرائی سے اس کا جائزہ لے

رہا تھا۔

اور جو گفٹ اس نے مانگا تھا وہ اسلام کی حدود سے باہر تھا۔ مگر گناہوں کے دلدل میں

دھنسنے والوں کو حدیں پار کرتے ہوئے نہ تو کوئی افسوس ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ملال۔

جیسا ان دونوں نے کیا تھا۔ بچنے کی بہت کوشش کے بعد بھی اس کے گھر کی بے راہ

روی اسے نکل گئی تھی۔

صبح کے چھ بجے شارق اسے اس کے روم تک پہنچا کر گیا تھا۔ اس کے گھر میں اس

وقت بھی سناٹوں کا راج تھا۔ نو دس بجے سے پہلے کوئی نہیں جاگتا تھا۔ وہ آرام سے آکر

اپنی رات کی نیند پوری کرنے لگی تھی۔

آٹے میں خود کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے ایک پل کو بھی احساس نہیں ہوا تھا

کہ وہ کیا گنوا چکی ہے۔ اور ہوتا بھی کیسے اس کی رگوں میں دوڑنے والا خون بھی تو اسلام

کی حدود توڑنے والوں کا ہی تھا۔ کب تک بچاتی دامن۔ جب اس کے گھر کے مرد کسی کا

دامن تار تار کرنے میں وقت نہیں لگاتے تو پھر اس کا دامن کیسے سلامت رہتا۔

اس گھر کے ملکین جانتے ہی نہیں تھے کہ وہ تباہی کو اپنے گھر کا راستہ دکھا چکے

ہیں۔

نورہ، اب اگر تم نہ آئی تو تمہارے کالج فون کر دوں گی میں۔ اپنی ماں کی گرجدار آواز

پر وہ جلدی جلدی فریش ہو کر باہر آئی۔ اور ناشتہ کر کے کالج کے لیے روانہ ہو گئی۔

تمہیں یاد ہے کتنے دن بعد گھر میں قدم رکھ رہے ہو؟ کچھ بزنس کی طرف بھی دھیان دو،

عیاشیاں ہی کام نہیں آتیں، اس کے لیے پیسوں کی ہی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی دس

دن کی غیر حاضری سے شہباز لغاری بہت چڑے ہوئے تھے۔

انہوں نے اسے ساری آزادیاں دی ہوئی تھیں، اس کے ہر غلط کام سے وہ واقف

تھے، اپنی بیٹیوں سے زیادہ اسے اہمیت دی، کسی بھی کام سے اسے نہیں روکا، وہ خود

بھی ویسے ہی رنگین مزاج تھے، مگر اس کی دن بدن بڑھتی لاپرواہی انہیں ٹینشن میں ڈال

رہی تھی۔

کیا بات ہے ڈیڈ؟ سیکریٹری زیادہ چارمنگ نہیں تھی کیا؟ لگتا ہے اس نے زیادہ ہی بور

کیا ہے آپ کو؟ ان کے چڑنے پر اس نے ان کے کان کے قریب چہرہ کر کے سرگوشی

میں پوچھا۔ بے باکی کی حد تھی۔

شٹ اپ! آئم سیریس۔ انہوں نے ایک نظر بے پرواہ بیٹھی اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔
جو سچی دھجی فون میں لگی پتا نہیں کس سے بات کرتے مسکرا رہی تھی، چہرہ کھلا کھلا لگ
رہا تھا۔

اوکے ڈیڈ، میں آپ کا بزنس جوائن کر رہا ہوں، اور یہی میں آپ کو بتانے والا تھا۔
گڈ! اس کے جواب پر وہ خوش ہوئے۔

اور ہاں، شیراز بہادر کو تو جانتے ہو نا تم؟ جس کا سپ لیتے سوال کیا۔
اوہ یس ڈیڈ اسی فرائیڈے کو ان کی فلم ریلیز ہوئی ہے نا؟ کھانے سے انصاف کرتے
ہوئے ان کی بات پر پھر اس کی رگ ظرافت پھڑکی۔

سیریس ہونے کا کیا لوگے؟ اس کا مذاق آج انہیں نہیں بھارہا تھا۔ ان کے بزنس
میں ہو رہے لاس نے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

آپ کی سیکریٹری سے ایک!!!!!! آنکھ مار کر جملہ ادھورا چھوڑا، جس کا مطلب انہیں
اچھی طرح سمجھ میں آیا تھا، اس کو اتنی فرینک نیس پر وہ خود ہی تو لائے تھے، اور اس پر وہ
خوش بھی تھے مگر کبھی کبھی وہ انہیں بہت زیادہ زچ کر دیتا تھا۔ جیسے اب کر رہا تھا۔
کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک باپ بیٹے کی گفتگو ہے۔

کیا میں نے تمہاری ایلی مانگی، جب کہ وہ آگ کا گولہ ہے۔ اب وہ بھی اپنی جون میں لوٹ آئے۔

غلط بات ہے ڈیڈ، آپ کی سیکریٹری زیادہ ہاٹ ہے۔ پھر سے کان میں سرگوشی کی۔

کہاں جا رہی ہیں مام؟ مسز شہباز کے اٹھ کر جانے پر اس نے پوچھا۔

پارٹی ہے فرینڈز کی۔ انہوں نے ساڑی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے جواب دیا۔

اوکے ٹیک کئیر، مجھے دیر ہو سکتی ہے۔ ڈنر کر لینا۔ اس کے گال پر بوسہ دے کر وہ ٹک ٹک کرتی نکلتی چلی گئیں۔

ویلے ڈیڈ! مام اتنی بیوٹی فل اور چارمنگ ہیں تو آپ نے کیوں اور میری اتنی انمیرڈ مام

پال رکھی ہیں؟ اپنی ماں کی خوبصورتی کو نوٹ کرتے اس نے اپنے باپ کی کلاس لی۔

تم نے کیوں پال رکھی ہیں بیٹا؟ میں تو پھر بھی ایک دو سے گزارا کرتا ہوں پہلے ہی

سے مگر تم تو۔۔۔

میری بیوی نہیں ہے نا، تو جب تک وہ نہیں آ جاتی انہیں سے کام چلانا پڑے گا۔ اس

کی زبان کو کوئی لگام نہیں تھا۔

زیادہ ہی نشہ لگ گیا ہے تمہیں؟

آپ نے ہی تو لگوا یا ہے ڈیڈ، نہ آپ سرے عام رومانس کرتے نہ میرے جذبات
بھڑکتے۔ بنا کوئی لحاظ کیے وہ ایک سال سے ہر بات بے باکی سے کرنے لگا تھا۔

ناؤ سیریس، شیراز بہادر نے اپنی لڑکی کا رشتہ بھیجا ہے، تمہارے ٹیسٹ کی ہے، چاہو
تو۔۔۔

نو وے، کپڑوں کی طرح بوائے فرینڈ بدلتی ہے وہ، اینڈ آئی جسٹ ہیٹ دس ٹائپ آف
گرلز، ایسی کیریئر لیس بیوی نہیں چاہئے۔ اس نے نخوت سے منہ موڑا۔

تو بیٹا تمہارا کیریئر کون سا پاک ہے۔ جو سستی ساوتری لے گی تمہیں۔ انہوں نے چڑ کر
اسے آئینہ دکھایا۔

تو کیا ہوا ڈیڈ، مرد کا کیریئر کون دیکھتا ہے؟ کیریئر عورت کا ہونا چاہئے۔ مجھے مام

جیسی بیوی نہیں چاہئے۔ ایسی لڑکی چاہئے جس کے دل و دماغ میں صرف پرنس ہو۔ اوٹلی

پرنس۔ جس کا شباب مجھے تمام شبابوں سے دور کر دے۔ بیوی کے بعد دوسریوں کی

ضرورت نہیں پڑنی چاہئے۔ مام کے پاس اپنے بچوں کے لئے ٹائم نہیں ہوتا، مگر میں جس

سے شادی کروں گا اس کے پاس میرے اور بچوں کے لیے پورا ٹائم ہونا چاہئے۔

بے باکی سے اپنا نقطہ نظر اپنے باپ کے سامنے رکھا۔

ویری گڈ! کاش میں بھی ایسی ہی لڑکی سے شادی کرتا۔ انہوں نے جیسے افسوس کیا۔
اس کی بات نے انہیں متاثر کیا تھا۔

کوئی بات نہیں ڈیڈ گزارا تو ہو رہا ہے نا۔ ویلے دونوں سسٹرز دکھائی نہیں دے رہیں
ہیں؟ وہ جب سے آیا تھا ابھی تک اس کی دونوں بہنوں میں سے کوئی بھی نظر نہیں آئی
تھی۔

کالج گئی ہیں۔ آنے والی ہوں گی۔ انہوں نے گھڑی دیکھتے جواب دیا۔
اوکے ڈیڈ، اب ذرا باہر جا رہا ہوں۔ کل سے آؤں گا آفس، اور پھر سارا لاس وڈ
انٹریسٹ پرافٹ میں۔ فون پر دوست کی کال رسیو کرتے ہوئے وہ انہیں بائے کہہ کر
نکل گیا۔

فائیو اسٹار ہوٹل میں بیٹھی وہ پوری طرح کھانے میں لگن تھی، ساتھ ہی ساتھ ہر چیز
پر تبصرہ بھی جاری تھا۔

واٹ ہیپینڈ گرلز؟ ایلے کیوں دیکھ رہی ہو۔ بہت بھوک لگی ہے یار، سچ میں۔ اس
نے اپنی دونوں فرینڈز کو خود کو گھورتے پا کر وضاحت دی۔

سیریلی ایلس! تمہیں کوئی گلٹ نہیں سر کے ساتھ مس بیہو کرنے کا؟ ون ویک سے تم ان کی کلاس اٹینڈ نہیں کر رہی ہو، وہ جہاں نظر آتے ہیں تم اور اے ڈی ان پرمکٹس کر کے نکلتے ہو، جبکہ وہ تمہیں پلٹ کر کوئی جواب نہیں دیتے۔ ایم بی بی ایلس کر رہے ہیں ہم کوئی مذاق نہیں۔ مگر تم نے تو ایگو پر لے لی بات۔ ایک ٹیچر کے ساتھ ایسا بی ہیوئیر، اٹس ناٹ گڈ یار۔ اور تم دونوں کی اسٹڈی کا کتنا لاس ہو رہا ہے کچھ آئیڈیا بھی ہے؟

نو ڈیئر جولی! تم نے دیکھا نہیں تھا اس نے کتنی انسلٹ کی تھی میری اور اے ڈی کی۔ اور جانتی ہو اسٹاف روم میں بلا کر کتنی بکواس کی تھی، ہم دونوں کے ریلیجن کو پوائنٹ آف کیا۔ اور ہم لوگ کلاس میں نہیں آ رہے بی کوز اس نے ون ویک کے لیے ہم پر میڈیسن اسٹڈی کا بین لگوایا ہوا ہے۔

کچھ غلطی تم لوگوں کی بھی ہے یار۔ جولی اور سیمی کی بات پر اس نے کوئی دھیان نہیں دیا۔

ارے! یہ تو سر بھی یہیں ہیں۔ سیمی کی حیران آواز پر اس نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا۔

جہاں وہ ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا بڑا خوش نظر آ رہا تھا۔

مسلسل دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک تمسخر اڑاتی مسکراہٹ آئی۔

اوہ! ہم لوگوں پر ٹانٹ کرنے والا یہاں ڈیٹ انجوائے کر رہا ہے۔

کہاں جا رہی ہو؟ اسے کرسی سے اٹھتے دیکھ کر جولی نے پوچھا، ان دونوں کو اس کے ارادے اچھے نہیں لگے تھے۔

ویٹ بے بی! کسی کو ڈیٹ کا مطلب بتا کر آتی ہوں۔

ڈونٹ فرگیٹ ایلس! ہی از آور ٹیچر۔

جسٹ چل یار۔ ان دونوں کے پریشان چہروں کو انگور کر کے وہ مخالف سمت میں بڑھ گئی۔

ایک کونے میں کھڑے ہو کر اس نے فون کا کیمرہ اس کی ٹیبل پر اچھے زوم کر کے

فوکس کیا۔ اور جس انداز میں وہ ویڈیو بنانا چاہتی تھی بنائی۔

پندرہ بیس منٹ بعد وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس اپنی ٹیبل پر آئی۔

کہاں گئی تھیں تم؟ ہمیں لگا تم سر کی بینڈ بجانے جا رہی ہو۔

لیواٹ یار۔ اٹس بورنگ۔ چلو اب۔ اے ڈی ویٹ کر رہا ہے۔

اس کا ارادہ عبدالباری کو ٹھوڑا سا بلیک میل کرنے کا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ

نہیں۔

مگر اس کی یہ غلطی نہ جانے کس کس پر بھاری پڑنے والی تھی؟۔

صبح سے اسے اے ڈی نہیں ملا تھا کسی سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ لیب گیا ہے۔ وہ بھی بھاگتے ہوئے لیب کی طرف جا رہی تھی، دوسری طرف سے آتے عبدالباری سے بری طرح ٹکرا کر وہ نیچے گری۔

واٹ دا ہیل، کیا آپ کو اتنا نہیں پتا گرتے ہوئے لوگوں کو گرنے سے بچانا چاہئے۔ اسپیشلی لیڈیز کو۔ تلملا کر کھڑے ہو کر اس نے اپنے کپڑے جھاڑے۔

رائٹ! گرتے ہوئے لوگوں کو سنبھال لینا چاہئے، مگر جو پہلے ہی سے گرے ہوئے ہوں انہیں کیسے اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور ویلے بھی میں نامحرم عورتوں کو ہاتھ لگا کر اپنا ایمان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ اس نے اس کے تلملانے پر تحمل سے جواب دیا تھا۔

واٹ ڈو یو مین؟ کیا میں گری ہوئی ہوں؟۔ اپنے آپ کو دیکھا ہے آپ نے، ابھی اگر

آپ کا ہسٹری جغرافیہ سب کو بتا دوں نا تو یہ اسٹرانگ کیریئر کا جو لیبل ہے خود بخود اتر جائے گا۔ ایک ہفتے کا غصہ پھر اس کی باتوں پر عود کر آیا تھا۔

شوق سے دکھائیے مس ایلس فرنانڈیز! مجھے اپنے کیریئر کی گواہی یہاں کسی سے نہیں چاہئے۔ آئے نو ویری ویل، واٹ لینڈ ہو ایم آئے۔ اور آپ غور سے سنیں:

اسٹوڈنٹ ہیں آپ، کوئی پرسنل دشمنی نہیں ہے میری آپ سے۔ اور نہ اس دشمنی میں میرا کوئی لاس ہونے والا ہے۔ جو بھی ہوگا وہ آپ کا اور آپ کے اس سو کالڈ بوائے فرینڈ کا ہوگا۔ اور یہ بات تو آپ دونوں ون ویک میں بہت سے جان گئے ہوں گے۔ سو اسے اوے فرام می۔

رئی! جان بوجھ کر ہم لوگ آپ سے دشمنی کر رہے ہیں، آپ کی وجہ سے صرف آپ کہ وجہ سے ہم لوگوں کا میڈیسن اسٹڈی کا کتنا لاس ہوا ہے، ایک بھی پریکٹیکل ہم لوگ اچھے سے نہیں کر پائے؟ اس کی بات سمجھے بنا وہ پھر بھڑکی، آنکھوں میں اپنے نقصان پر نئی جھلملائی جسے دیکھ کر عبدالباری نے ایک گہری سانس لے کر خود کو کنٹرول کیا۔ بلا وجہ ہوتی یہ دشمنی اس کا کچھ نہیں بگاڑتی مگر ان دونوں کا کافی نقصان کر دیتی۔

ایلس فرنانڈیز! میں یہاں ون منتھ کے لیے کچھ میڈکل ٹریننگ دینے آیا ہوں۔ کسی سے کوئی دشمنی کرنے نہیں۔ سوپلیز فوکس آن یور اسٹڈی، ناٹ لیٹ می۔ آپ کو اچھی طرح پتا ہوگا کہ کلاس یا ٹیچرز کے سامنے اس طرح اپنے پرسنلز کو شو آف نہیں کرتے، ہر ریلیجن میں گرلز کو ریسپیکٹ دی گئی ہے۔ مگر آپ لوگ خود ہی اپنے آپ کو ڈس ویلیو کر رہی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کسی بھی ریلیجن میں کسی لڑکے ساتھ بنا کسی رشتے کے رہنا معاشرے میں کیا مقام دیتا ہے؟۔ آپ کے پیرینٹس نے یہاں آپ کو ایک ڈریم

کے ساتھ بھیجا، جسٹ تھنک! "کیا آپ ان کی امیدوں پر پورا اتر رہی ہیں، کیا آپ اس طرح رہ کر اپنے پروفیشن کے ساتھ انصاف کر پائیں گی؟۔ ایک ڈاکٹر بننے آئی ہیں آپ یہاں، اور ڈاکٹرز کی زندگی مذاق نہیں ہوتی، اور نہ ان کی ذمہ داری کوئی کھیل ہوتی ہے۔ لوگوں کا فیچور ہوتا ہے ڈاکٹرز کے ہاتھوں میں۔ تو کیا ایسے بنیں گی آپ ڈاکٹر؟ اپنے مزاج کے خلاف وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ شاید یہ اس لڑکی کے لیے فائدہ مند ہو۔ جو بھی تھا وہ یہاں ایک ٹیچر ایک ٹرینر بن کر ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہی آیا تھا۔ اور ایک ہفتے کی سزا ان دونوں کو اچھا سبق سکھا گئی ہوگی، مزید سزا کے اس کی نظر میں یہ لوگ حقدار نہیں تھے۔ اس لیے وہ نرمی برت رہا تھا۔

اس کی بات پر ایلس بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ شاید اسے عبدالباری کی تمام باتیں سمجھ میں آ گئی تھیں یا پھر وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
کیا ہو رہا ہے بے بی، کیا یہ تمہیں ہراس کر رہا ہے؟ اے ڈی لیب سے باہر آکر ان دونوں کو آمنے سامنے کھڑے دیکھ کر وہیں آیا، اور آتے ہی بکواس شروع کر دی۔

ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھنے میں عقلمندی نہیں ہوتی بلکہ کیریکٹر لیس ہونے کا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے، جو آپ سب کو دکھاتے پھر رہے ہوتے ہیں۔ اے ڈی کی بکواس پر بھی اس نے اپنے غصے کو کنٹرول کر کے ہی جواب دیا۔

شٹ اپ! کیریئر لیس تم ہو میں نہیں، جو ایک اکیلی لڑکی جو کہ اسٹوڈنٹ بھی ہے
تمہاری اسی کو چھیڑ رہے ہو۔ اے ڈی کو اس کی بات تیر کی طرح چمبھی تھی۔

اے ڈی چلو یہاں سے، بات کرنی ہے تم سے، ایس بات بڑھتی دیکھ کر اس کا ہاتھ
پکڑ کر پیچھے کرنے لگی۔

یہ تمہیں ہراس کر رہا ہے، اور تم اسے بچا رہی ہو۔ اے ڈی اسی پر چڑھ دوڑا۔

یہ مجھے ہراس نہیں کر رہے ہیں۔ اور جو بات کہہ رہے تھے وہ بالکل سہی تھی۔

کم ٹو دالیب! اس کے غصے کا اثر یلے وہ اسے لیب میں کھینچ کر لے گئی۔ شاید

اب اسے مکمل طور پر عبدالباری کی بات سمجھ آ گئی تھی۔ وہ ان لوگوں کا ٹرینر تھا اور

انہیں پرسنل اشوز کو اپنی اسٹڈی کے بیچ نہیں لانا چاہیے تھا۔ اس دن بھی ڈیٹ کی بات

پر اسے گلٹ تھا، مگر اس میں ایگوازم کچھ زیادہ ہی تھا، جس کا نقصان وہ ون ویک میں

اٹھا چکی تھی۔ سب کو بہت اچھے سے پریکٹیکل کرتے دیکھ کر اسے کمتری کا احساس ہوا

تھا۔ اور اب ٹکرانے پر وہی غصہ اس نے نکالا، مگر جب عبدالباری کی تھننگ پتا چلی تھی

تو اسے کیا ضرورت تھی کہ فالتو میں تکرار کرتی۔ اور اب اسے اے ڈی سے بات کرنی تھی۔

.....

.....

ان حسین وادیوں میں تو یار ہر جگہ حسن بکھرا پڑا ہے۔ بڑا ہی دلفریب منظر ہے اف! زمین اور آسمان کا حسن ایک ساتھ آ ملا ہے۔ منالی کی وادیوں میں گھومتے پھرتے حسین چہروں کو دیکھتے وہ چاروں دل کھول کر تبصرے کر رہے تھے۔

تین مہینوں تک مسلسل آفس جاتے ہوئے وہ بہت بور ہو گیا تھا جبھی اپنے گروپ کو لے کر منالی پکنک منانے آ گیا۔ تین دن میں وہ یہاں کا چپہ چپہ دیکھ چکے تھے ان خوبصورت وادیوں میں انہوں نے ایک ایک پل کا لطف لیا تھا۔۔۔ آج شام میں ان کا واپسی کا ارادہ تھا اس لیے ایک بار اور ان برف سے ڈھکی پہاڑیوں کا حسن انہیں یہاں کھینچ لایا تھا۔

یار پرنس تمہیں ایللی کو بھی ساتھ لانا چاہیے تھا۔ ہم میں تم اکیلے ویلے لگ رہے ہو۔ اس کے تینوں چیلے اپنی اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ آئے تھے، اس کا بھی یہ پہلا ٹور تھا جہاں وہ کسی لڑکی کے بغیر آیا تھا۔ اور اسی بات پر اس کے دوست اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔

اوائے شان کے بچے! ایللی کا نام لے کر موڈ کی ایسی تیزی نہ کریا۔ گلے پڑ گئی وہ اسٹوپڈ گرل۔

کیوں ایسا کیا کر دیا اس نے؟ زیدی کے پوچھنے پر پرنس نے منہ میں سانس بھر کر چھوڑی۔ ان میں زیدی آج تمام باتیں ناپ تول کر کر رہا تھا، اور یہ بات سبھی نوٹ کر رہے تھے کہ اس نے نہ کسی لڑکی پر تبصرہ کیا، نہ کسی کو دیکھا۔ محسوس کرنے کے بعد بھی ان میں سے کسی نے اس سے وجہ نہیں پوچھی، انہیں معلوم تھا کہ بعد میں خود ہی پتا چل جائے گا۔

شادی کرنا چاہتی ہے مجھ سے۔ اب پرنس! یعنی 'ضرار لغاری'! ایسی لڑکی سے شادی کرے گا جو اپنی نسوانیت کی حفاظت تک نہیں کر سکتی، آسانی سے غیر مرد کے بستر پر آجاتی ہیں۔ ماٹے فٹ!۔ ایلے کے نام پر جیسے کڑوا بادام اس کے منہ میں آگیا ہو۔ لہجہ میں حقارت ہی حقارت تھی۔

ایسا نہ بول یار! تمہارے ہی ساتھ اس کا ریلیشن رہا ہے، اور کسی کو تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالتی۔ باقی دونوں دوست اب چپ ہو کر ان دونوں کی بحث سن رہے تھے۔ ان کے ساتھ آئی لڑکیاں اسنو فال میں ایک دوسرے پر برف پھینک کر خوب موج مستی کر رہی تھیں۔ اس لیے وہ چاروں کھل کر اس موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔

تو میرے ساتھ بھی کیوں تھا؟۔ میں کیا اس کا شوہر لگتا ہوں جو آسانی سے میرگ دو چار بار بلانے پر کچے آم کی طرح میری جھولی میں نہیں سیدھا بستر پر ہی آگری۔ لڑکی ہے وہ اور لڑکیوں کو اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔

یہ وہی لڑکی ہے پرنس جس کے ساتھ تم اپنے دوستوں کو بھی بھول جاتے ہو، وہ جب جہاں، جیسے بلائے بھاگے چلے جاتے ہو، سارے کام دھندے چھوڑ کر، جس کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تم۔ اور آج مطلب نکلنے کے بعد تمہیں اس میں کیڑے نظر آ رہے ہیں۔

اوہ پلینز زیدی، کیوں اس کی وکالت کر کے اس ٹرپ کا مزہ خراب کر رہے ہو یار۔ اتنا ہی درد ہو رہا ہے اس کے لیے تو تم کر لو شادی، آہیں تو تم بھی بھرتے تھے اس کے لئے۔ اب بھائی پرنس تو ایسی لڑکی کو اپنی بیوی کبھی نہیں بنا سکتا۔ اس کی بات پر زیدی کو افسوس ہوا تھا۔

ویری گڈ یار! پھر تو تمہیں لڑکیوں سے نہیں لڑکوں سے اپنی ہوس پوری کرنی چاہئے۔ تم جیسے لڑکے ہی تو لڑکیوں کو بے آبرو کرتے ہو اور پھر خود ہی کہتے ہو وہ عزت دار نہیں ہے۔ جبکہ اپنے جذبات کی آگ میں تم جیسے لڑکے ہی ان کے تلوے چاٹ کر ان کی

نسوانیت ختم کرتے ہو۔ زیدی پتا نہیں کس دھن میں اسے سنا گیا تھا۔ عام حالت میں تو ایک لفظ بھی وہ اس کے خلاف نہیں بولتا تھا۔

کیا بات ہے بھئی! بڑے زاہد بن رہے ہو۔ خود بتاؤ جس لڑکی کے ساتھ تم عیاشیاں کرتے پھر رہے ہو، کیا اس سے شادی کر سکتے ہو؟ جبکہ تم جانتے ہو وہ تمہیں کس حال میں ملی تھی۔ اور ابھی بھی اس کی کم عمری کی وجہ سے ہی تم اس کا فائدہ اٹھا رہے ہو۔ اس کے سوال پر زیدی کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا، وہ خاموشی سے ان تینوں کو دیکھنے لگا۔

نہیں کر سکتے نا؟ کوئی بھی مرد نہیں کر سکتا یار۔ اس کی خاموشی کو پرنس نے اپنے

ہی انداز میں لیا۔

میں اب واقعی اس سے شادی نہیں کر سکتا پرنس۔ اس کی سنجیدہ آواز پر پرنس اور باقی

دونوں نے مذاق اڑاتی نظروں سے اسے تھا۔

نہیں کر سکتے نا۔ یہی تو بات سمجھا رہا ہوں یار تمہیں۔ جن کو پہلے ہی یوز کر لیا ہو، تو

پھر بعد میں ان میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ مرد کی فطرت ہے یار نئے نئے جہانوں کو

دریافت کرنا۔ اور کتنا بھی عابد زاہد ہو، یا پھر ہمارے جیسا پلے بوائے۔ خود چاہے جیسے بھی

ہوں مگر انہیں لڑکی ان ٹچ ہی چاہئے ہوتی ہے۔ سمجھے میرے دوست۔ تم بالکل سہی کرو گے اب۔

میں سہی کروں گا نہیں پرنس!۔ میں سہی کر چکا ہوں۔ اور میں اس سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ میں اس سے شادی کر چکا ہوں۔

واٹ! تینوں کے سر پر جیسے کوئی دھماکہ کیا تھا اس نے۔

ہاں! میں کشف سے شادی کر چکا ہوں۔ دو ہفتے پہلے یعنی کشف سے ملنے کے تین بعد۔

آریو کریزی مین!؟ تم ایسی لڑکی سے کیسے شادی کر سکتے ہو جو گینگ ریپ وکٹم ہے۔

کیوں نہیں کر سکتا؟ بی کوز میں ایک مرد ہوں اس لیے؟ تو پھر اس کی عزت لوٹنے والے کون تھے؟ عورت تو یہ کام کرتی نہیں، ہیجڑے اس لائق ہیں ہی نہیں، تو پھر کون

ہے؟ سوا ان کتوں کے جو مردوں کے بام پر دھبہ ہیں۔ اسے کشف کی حالت اور اس

کے الفاظ یاد آئے تو اسے خود سے بھی نفرت ہوئی تھی۔ بیشک اس کا کسی کے ساتھ

ناجائز تعلق نہیں تھا مگر اس کے علاوہ وہ بہت کچھ غلط کر چکا تھا، جس کا خمیازہ بھی

اس نے بھگتا تھا۔

تم اب زیادہ بول رہے ہو زیدی۔ اتنا ہی تم پارسا بن رہے ہو تو ہمارے ساتھ کیوں

ہو؟

کیونکہ مجھے لوگوں سے محبت ہے۔ میں نہیں چاہتا اب تم لوگ بھی ایسا کوئی نقصان اٹھاؤ۔ بہت زیادہ زندگی کو تباہ کرنے والے اعمال ہیں یہ۔ ایلی واقعی میں تم سے محبت کرتی ہے۔ شادی کر لو اس سے۔ اچھی زندگی گزارو گے اس کے ساتھ، اسے مسلمان کرنے کا بھی ثواب مل جائے گا۔

اوہ جسٹ شٹ اپ مین۔ تمہیں ہی یہ بڑا پن مبارک ہو۔ سارے موڈ کی ایسی تیزی کر دی۔

اس کا تو کوئی دین اسلام نہیں ہے مگر تم تو مسلمان ہو، جب وہ تمہیں اتنی بری لگ

رہی ہے تو تم اللہ کو کتنے برے لگتے ہوں گے۔ اور جو اعمال ہیں تم سب کے کیا ایلے

ہی چھوڑ دیے جاؤ گے؟ زید کی نم آواز کو انور کر کے وہ اپنا راستہ تبدیل کر گیا۔ اس سے

زیادہ سننا اس کی برداشت کے باہر تھا۔

منالی کے موسم کی مناسبت سے پہنے ہوئے آؤٹ فٹ میں وہ اس حسین جگہ کا کوئی

حسین منظر لگ رہی تھی۔ اس کے ساتھ چلتے شارق کی نظریں بار بار اسے سہرا رہی

تھیں۔

پیرا گلائنگ کروگی؟ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے باہوں کے حصار میں لیے گھوم رہا تھا۔

نوا! ابھی نہیں۔ میں اپ سیٹ ہوں۔ تم کیوں جا رہے ہو؟ تم نے کہا تھا چاروں دن میرے ساتھ رہو گے۔ پھر دو دن میں ہی کیوں جا رہے ہو؟

ارجنٹ میٹنگ ارینج کی ہے ڈیڈ نے۔ جانا پڑے گا نہ سویٹ ہارٹ۔ اور میں بزنس کو ہمارے ہی لئے ہی تو بڑھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ بزنس کے مسائل سلجھیں گے تو ہماری شادی تک بات آئے گی نا۔ کیا تمہیں جلدی نہیں شادی کی؟ اس کے سر سے برف جھاڑتے ہوئے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

تو میں بھی چلتی ہوں نا۔ دو دن تمہارے بنا میں بور ہو جاؤں گی۔ اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

بلکل نہیں! تم انجوائے کرو۔ کالج سے پکنک پر آئی ہو یہاں، تمہیں کب ایسے چانس ملتا ہے، اب ملا ہے تو کھل کر انجوائے کرو۔ دیکھو تمہاری فرینڈز مجھے کس طرح گھور رہی ہیں۔ انہیں بھی وقت دو۔ اور ہاں مجھے تمہارے بہت ساری پکس اور ویڈیوز چاہئے، جہاں جہاں جاؤ گی سب جگہ کی۔ اور میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوکے۔

میں کیوں نہیں چل سکتی تمہارے ساتھ؟ بہانہ کردوں گی نا میم سے۔

میں تین دن کے لیے احمدآباد جا رہا ہوں، تم سے مل نہیں پاؤں گا تو اور اداس ہو جاؤگی
اس لیے میہیں انجوائے کرو۔

ٹھیک ہے تم جلدی آنے کی کوشش کرنا۔ اوکے۔

اوکے میری زندگی۔ کچھ دیر ایک دوسرے کے سنگت میں گزار کر شارق واپسی کے نکلا
تو وہ واپس اپنے فرینڈز گروپ کی طرف آ گئی۔ اداس تو وہ بہت زیادہ ہو گئی تھی اس کے
جانے سے۔ جس طرح وہ دونوں رہتے تھے تو یہ جدائی کچھ تکلیف دہ لگ رہی تھی۔

وہ کلاس میں اپنی بیچ پر بڑے ہی ریلیکس انداز میں بیٹھی تھی۔ ڈیکس پر اس کی بکس
کے ساتھ ساتھ کچھ کھانے پینے کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔

عبدالباری کلاس کے دروازے میں کھڑا اس کے کام دیکھ رہا تھا۔ جہاں وہ کھاتے پیتے
کبھی لکھ رہی تھی کبھی پڑھ رہی تھی۔ ایک میڈیکل اسٹوڈنٹ کی امپورٹنٹ اسائنمنٹ میں
ایسی لاپرواہی اسے ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

اس طرح بنے گا آپ کا اسائنمنٹ، یہ کسی سمنپل ڈگری کا نہیں مس ایس آپ کے

میڈیکل کا ہے۔ مردانہ آواز پر وہ چیخ مار کر کھڑی ہوئی تھی۔

واٹ نان سینس۔ بچی ہیں آپ جو اس طرح ڈر گئی ہیں۔ اس کا چیخنا عبدالباری کو ناگوار گزرا تھا۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی کلاس میں آکر بیٹھ گئی تھی۔ ابھی تک کوئی بھی اسٹوڈنٹ نہیں آیا تھا۔ اس لیے اس کا چلانا اسے کچھ انسکیور بھی لگا تھا۔

آپ اس طرح آکر اچانک سے بولیں گے تو اچھا خاصا انسان ڈر جائے گا۔ ایک تو اسائنمنٹ بھی آپ نے اپنے جیسا ہٹلر ٹائپ دیا ہے۔ اور ان میں کچھ لیکچر میں ویڈیو کال پر اچھے سے سمجھ نہیں پائی تھی۔ اتنی مشکل سے اسٹڈی پر فوکس کیا تھا آپ نے آکر سب گڑ بڑ کر دیا۔ اس نے الٹا اسی کو سنا دیا۔

کیا آپ کو ٹیچرز سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے؟

ہے نا۔ مگر اتنے ینگ ٹیچر کو دیکھ کر اسٹوڈنٹ اور ٹیچر والی فیلنگ ہی نہیں آتی۔ پھر بھی

میں آپ کو سر بولتی ہوں۔ سر کیا پلیز آپ یہ والے پوائنٹس مجھے ری ٹیچ کر سکتے ہیں؟

اس نے موٹی سی بک کھول کر اس کے سامنے کی۔

پوری کلاس کو آنے دیجیے۔ بہت سے لوگ اس میں کنفیوژ ہیں۔

آپ کیا کلاس میں مجھے ڈرانے آئے تھے؟ اسے واپس جاتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

نہیں! وقت سے پہلے کلاس روم کی لائٹ آن دیکھ کر آیا تھا۔ اس سے پہلے وہ اور کوئی سوال کرتی وہ کلاس سے باہر چلا گیا۔ اسے اپنا کردار بہت عزیز تھا، اور اس کالج میں اس پر جتنی نظریں ہوتی تھیں وہ اسے اسکیڈلائز کرنے میں دیر نہیں لگاتیں۔

اس کے جانے کے پانچ دس منٹ بعد اے ڈی آیا تھا۔

تم اس سے کچھ زیادہ ہی نہیں بات کر رہی ہو؟ اور اب اس سے کلاس میں بھی اکیلے ملنے لگی ہو۔

واٹ! آریو میڈ۔ ایلس کو اس کے شک پر جھٹکا لگا تھا۔

تو پھر کلاس میں اکیلے وہ کیا تمہاری پوجا کرنے آیا تھا۔

دیکھو اے ڈی۔ ہی از آور ٹیچر۔ اور وہ اچھے ٹیچر ہیں۔ اور جس ٹریننگ کے لیے وہ آئے

ہیں اس کا ایک ایک پیڑ ہمارے لیے بہت امپورٹنٹ ہے۔ یہ بات تم بھی جانتے ہو۔

سو بلا وجہ ان سے منگے نہ لو اور نہ مجھ پر ڈاؤٹ کرو۔ سمجھے؟

تم اس سے بات نہیں کرو گی بس۔ ہم لیکچر اٹینڈ کریں گے۔ مگر تم اس سے کوئی

سوال نہیں پوچھو گی۔ اور نہ اس اسائنمنٹ میں اس کی ہیلپ لو گی۔ اوکے۔

اسے وارن کر کے وہ تن فن کرتا کلاس سے باہر چلا گیا۔

اس کو کیا ہوا؟ اتنا ہائپر کیوں ہو رہا ہے۔ نیرو مائڈ تو نہیں ہے یہ۔ پھر کیا ریزن ہے
سدنلی اتنا پوزیسو ہونے کا۔ اس کا انداز اسے الجھن میں ڈال رہا تھا۔ مگر جو بھی تھا وہ اپنے
اور اس کے ریلیشن میں عبدالباری کی وجہ سے کوئی کلش پیدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زبردستی خود کو سمجھا کر وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ انجوائے کرنے کی کوشش کر رہی
تھی۔ چاروں بھاگتے دوڑتے ایک دوسرے پر برف پھینک رہی تھیں۔

تھینک گاڈ تم واپس اپنے موڈ میں آ گئی۔ ورنہ شارق کے جانے کے بعد تو ایلے اپ
سیٹ ہوئی تھیں جیسے ہمیشہ کے لیے الوداع کہا ہو۔

شٹ اپ سونی! ایسی بکواس پھر نہیں کرنا۔ اوکے! ایک بڑا سا برف کا گولہ سونی کے
پھینک کر مارا۔

اوکے میڈم! سونی نے بھی بڑا سا گولا بنایا جسے دیکھ کر وہ تیزی سے اس سے دور ہو کر
بھاگنے لگی تھی۔

کہاں تک بھاگوگی، بدلہ تو میں تم سے لے کر رہوں گی، اتنے موٹے گولے کا۔

ہا ہا ہا مار کر دکھاؤ پھر۔ اونچی نیچی پہاڑیوں پر وہ سنبھل سنبھل کر بھاگ رہی تھی جب
اچانک اس کا پیر پھسلنے کی وجہ سے وہ نیچے کی طرف گرتی چلی گئی تھی۔ اس کے ساتھ
ساتھ ان تینوں کی چیخ بھی دور تک گونجی تھی۔

زیدی کی باتوں کی وجہ سے وہ غصہ میں ان لوگوں کے پاس سے آچکا تھا۔ وہ لوگ
واپس ہوٹل چلے گئے تھے۔ ان کو معلوم تھا غصہ ٹھنڈا ہوتے ہی وہ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں
واپس آجائے گا۔

وہ سکون سے اس برفیلی پہاڑی پر بیٹھا وہیں کا حصہ معلوم ہو رہا تھا۔ وہاں بیٹھے اسے
آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا، برفیلی سرد ہوائیں اس کا غصہ بھی ٹھنڈا کر چکی تھیں، وہ واپسی کے
پلے اٹھا ہی تھا جب کوئی لڑکھتا ہوا اس کی کمر سے آگیا تھا۔

گرنے والے نے اسے شاید کوئی سہارا سمجھ کر بری طرح جکڑ لیا تھا۔
واٹ دا ہیل! اس نے دھکا دے کر اس وجود کو خود سے دور کیا، اور اس کی طرف
پلٹ کر دیکھا جو اس کے دھکا دینے کی وجہ سے برف میں گر چکا تھا، چہرہ قریباً برف میں
دھنس چکا تھا۔

ہو دا ہیل یو آر؟! اس نے گرے ہوئے وجود کو سیدھا کر کے اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر کسی لڑکی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔ اسے شاید سمجھ آگئی تھی کہ وہ اوپر سے گرتی ہوئی آئی ہے۔

کون ہو تم؟ اس کے ٹھنڈے سفید پڑتے چہرے اور بمشکل کھلتی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا۔

اے کون ہو تم بتاؤ، تمہاری فیملی کہاں ہے؟ اب آواز سرد تھی۔ آس پاس کوئی نہیں تھا جو اس لڑکی کی مدد کرتا۔ اور وہ چاہنے کے باوجود اسے بے یار و مددگار چھوڑ کر نہیں جا پا رہا تھا۔

ٹھیک ہے پڑی رہو یہیں۔ بول کر وہ پلٹا جب اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا پیر پکڑنے کی کوشش کی۔ وہ واپس پلٹ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

م۔ میں سک۔ کالج۔ پک۔ پکنک۔ خود کو گھسیٹ کر وہ اس کے قریب ہوئی۔

پپ۔ پلیز۔ ہی۔ ہیلپ۔ م۔ می۔ اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑنے کی کوشش میں وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔

اوہ گاڈ ایک اور مصیبت۔ اس کے بے ہوش وجود کو ناگواری سے دیکھا۔

مجھے جانا ہے۔ وہ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ کھڑے ہونے کی کوشش میں وہ
پھر گر گئی۔

ریلیکس کرو تھوڑا، ہوش میں آتے ہی بھاگنے کی جلدی۔

تو کیا ایک اجنبی کے ساتھ رہوں اس ویرانے میں؟ پتا نہیں کس کا ٹینٹ تھا جہاں وہ
اسے لے کر آیا تھا۔ اور اب وہ وہاں خود کو اس اجنبی کے پاس دیکھ حیران ہو رہی تھی۔
اور شاید کچھ انسکیور بھی۔ اس کے تاثرات میں چھپی انسکیورٹی ضرار لغاری کو تپا گئی تھی۔
کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔ اور اس سے پہلے میرے رحم و کرم پر ہی تمہیں تم۔ تمہیں
ہوش میں بھی میں ہی لایا ہوں۔ اور وہاں سے یہاں تک بھی میں ہی اپنے ان ناتواں
بازوؤں میں اٹھا کر لایا ہوں۔ اور اب ایسے بدک رہی ہو جیسے اچھوت ہوں میں۔

ہوش میں کیسے لائے تم؟ پانی تو نہیں ہے میرے چہرے پر۔ اس کے پوچھنے پر پرنس
نے غور سے اسے دیکھا۔ سفید کنفیوژ چہرہ انتہائی جاذب نظر تھا۔ بند ہوتی آنکھوں کو ایکدم
سے پورا کھول دینا، بالوں کا اڑا کر چہرے پر آنا۔ منالی کی وادیوں کی طرح ایک دلکش
نظارہ تھا۔

بتائیے کیسے ہوش میں لائے آپ مجھے؟ اس نے اب کے ذرا غصے سے پوچھا۔

جوتا سنگھا کر۔ اس کے بھڑکے پر اس نے اطمینان سے جواب دیا۔ نظریں ابھی ابھی اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

اس کے جواب پر اس کی آنکھوں کے ساتھ منہ بھی پورا کھل گیا تھا۔

آپ نے مجھے جوتا سنگھایا۔ ہاؤ ڈیئر یو؟ آپ پاگل انسان ہیں۔ اللہ کرے آپ بھی بے ہوش ہوں اور کوئی آپ کے منہ، ناک، کان سب میں گوبر ڈال دے۔ مجھے یعنی نویرا شیرازی کو جوتا سنگھایا آپ نے۔ کچھ زیادتی ہی صدمہ لگا تھا اسے۔ اس لیے بلا تکان اسے بد دعا دینے لگی۔

ہا ہا ہا، تم سچ میں بے وقوف ہو۔ اس کی بد دعا پر اس کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ جس

پر وہ اسے قبر برساتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

نہیں سنگھایا تھا یا، پاگل لڑکی عقل سے پیدال ہو تم جو اس بات پر یقین کر لیا؟ اس

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
کا رونے کا موڈ دیکھ کر اس نے سچ بتایا۔

نہیں! میں بے وقوف نہیں ہوں۔ میں بہت انٹیلیجنٹ ہوں۔ اور آپ مجھ سے مذاق

نہیں کر سکتے۔ سمجھے۔

رٹیلی؟ پرنس اس کے چہرے کے اتلا چڑھاؤ کو گہرائی سے دیکھ رہا تھا۔ اور اس کی بحث پر محفوظ بھی۔ جتنا وہ اس کے ٹکرانے سے بے زار تھا اب اتنا ہی اس کی کمپنی انجوائے کر رہا تھا۔

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ؟۔ کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا؟ اس کا مسلسل دیکھنا اسے اچھا نہیں لگا۔ عجیب تنپش تھی جو اس کے چہرے کو تیار ہی تھی۔

لڑکیوں کے سوا ہی کچھ نہیں دیکھا۔ بڑبڑا کر اس کے چہرے سے نظریں پھیریں جہاں اب ناگواری صاف نظر آرہی تھی۔ اور اس کا دیکھنا کسی لڑکی کو براگے یہ تو اس کی انسلٹ تھی۔

مجھے اپنا فون دیجیے، سب پریشان ہو رہے ہوں گے، میں انفارم کر دوں پرنسپل کو اور

میری فرینڈز کو۔

جب پریشانی ساتھ ہی ہو تو کوئی پریشان ہونا بنتا تو نہیں۔ وہ لوگ تو شکر منا رہے ہوں

گے کہ پریشانی کچھ وقت کے لیے ہی سہی دور تو ہوئی۔ اس کے ہاتھ پہ فون رکھتے ہوئے

پھر مذاق کیا۔

شٹ اپ! آپ کا مجھ سے ایسا کوئی رشتہ نہیں کہ ایسے مذاق کریں آپ مجھ سے۔ میں

صرف اپنی فیملی یا جو میرے بہت قریبی لوگ ہیں انہیں سے کرتی ہوں اور انہیں لوگوں کو

بھی مجھ سے مذاق کی اجازت ہے۔ اجنبیوں کو یہ اجازت بالکل نہیں۔ سو کنٹرول پور سیلف! فون نمبر ڈائل کرتے ہوئے اسے بھی لتاڑا۔

دس پندرہ منٹ تک وہ اس کے فون میں بڑی رہی۔ پرنس اسے اپنی ٹیچرز اور فرینڈز کو کنوے کرتے دیکھ رہا تھا۔ کبھی پریشان ہوتے کبھی ایکدم مسکراتے دیکھ کر خود بھی وہی عمل دہرا رہا تھا۔ عجیب دھوپ چھاؤں کا سا منظر تھا جو مسلسل اس کی توجہ کھینچ رہا تھا۔ ایک اجنبی سے اس کا روڈ بتاؤ اسے بہت اٹریکٹ کر رہا تھا۔

تھینک یو۔ یہیں آرہے ہیں کچھ لوگ مجھے لینے۔ فون واپس کرتے ہوئے اس نے فارمیٹی نہجائی۔

مسکرا کر بھی تھینک یو کہا جاسکتا ہے۔ تم کیا ہر وقت اتنی ہی سرٹی ہوئی رہتی ہو؟

دیکھیے آپ نے میری جان بچائی، میری بہت مدد کی، اس کے بہت سارا تھینک یو۔ مگر

میں آپ کو خود سے فری ہونے کی پریشانی نہیں دے سکتی۔ سو پلیز۔ اس کے احسان کو سوچتے ہوئے اب ذرا لہجہ تھوڑا نرم رکھا۔

اوکے لیڈی! اس کی بات مان کر اس نے نظریں اسی پر رکھیں جن سے وہ بے چین ہو

کر پہلو بدل رہی تھی، مگر وہ اس سب سے انجان بنا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش

کو حفظ کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی جب اس کی فرینڈز اور دو لڑکے اسے لینے آئے تھے۔
مجھے تو لگا تھا تم اللہ کو پیاری ہو گئی ہو۔ ساتھ آئے لڑکے نے اسے سہی سلامت دیکھ
کر مصنوعی افسوس کیا۔

ویری فنی! مذاق کرنے والے لڑکے کو منہ بنا کر چڑایا۔ اور اب ان سب میں اچھی
خاصی نوک جھونک ہو رہی تھی۔ پرنس کو اس لڑکے سے اس کی فرینک نیس ایک آنکھ
نہیں بھائی۔

وہ جب جب ان لڑکوں سے فرینک ہو کر بات کر رہی تھی تب تب وہ اس سے اپنی
نظریں پھیر رہا تھا۔

تمھینک یو سر! ہماری بیوقوف مگر بہت اچھی دوست کو بچانے کے لئے۔ اسی لڑکے
نے ہاتھ ملا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

وہ لوگ اسے لیے واپس جا رہے تھے۔

اور وہ اس انجان لڑکی کو نظروں سے اوجھل ہونے تک دیکھتا رہا۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Classic Urdu Material